جملہ حقوق محفوظ ہیں

قال اللہ تعالیٰ فاذکرونی اذکرکم وقولہ تعالیٰ فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب

پرنٹر پریس شیر ازنوری

الحمد للہ والمنۃ کہ ایں سرچشمۂ بہشتیہ مسمّٰے بہ

وظائفِ چشتیہ

مؤلفہ

احقر الانام خادم الاسلام محمد عارف علی شاہ غفرلہٗ چشتی صابری حسینی

نبیرۂ حضرت اقدس مخدوم شہدان شاہ صاحب قدس سرّہٗ فاروقی النسب حنفی المذہب سجادہ نشین مسند عالی

دربار حضرت شیخ جوہر (موج دریاؒ) ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

پبلشرز:- محمد رفیق ولد نور احمد چشتی (مودودی فریدی) ضلع منٹگمری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

اما بعد

ھدیہ

بہ درگاہ رب العلمین

اے اللہ! یہ ناچیز خدمت جو شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس ارشادات گرامی اور تیرے مقبول بندوں کے اوصاف حمیدہ تیرے بندوں تک پہنچانے کے لئے کی گئی ہے اسے تیری عالی بارگاہ میں تحفتہً پیش کرتا ہوں تو اسے اپنے فضل وکرم سے قبول فرما اور میری اور اُن بھائیوں کی نجات اُخروی کا ذریعہ بنا جنہوں نے اس کی اشاعت میں خالصاً لوجہِ اللہ تعالیٰ حصہ لیا اور سب مسلمانوں کے لئے اسے ہدایت کا سبب بنا۔

آمین یا الٰہ العلمین۔

محمد عارف علی عفرلہٗ

مختصر سیرت شیخ الاسلام شیخ الطریقت والشریعت قدوۃ السالکین

زبدۃ العارفین امام المجاہدین قبلہ مولینا ومقتدانا سید

حسین احمد صاحب مدنی متعنا اللہ تعالیٰ بالعموم فیوضہ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

میری یہ طاقت نہیں کہ حضور انور کی جملہ کرامات اور خدا تعالےٰ کی عطا شدہ نعمتوں کو جمع کرسکوں اور نہ ہی میرے علم کے اندر اتنی قوت ہے لیکن بالکل ذکر نہ کرنا بھی خداوند عالم کی ناشکر گذاری ہے کیونکہ ایسے حضرات سے نسبت و تعلق بھی ایک بے حساب نعمت عظمیٰ جس کا قدرے اظہار حقیقت فرض ملی کے طور پر بجا لاتا ہوں کہ سنہ ۱۳۱۶ ہجری نبوی ماہ شعبان میں جبکہ میرے شیخ ممدوح تقریباً کتب درسیہ اور ان کے آخری امتحان سے فارغ ہوچکے تھے اور اسی ماہ کی آخری تاریخوں میں حضور کے والد ماجد صاحب مرحوم نے سفر حجاز کا اپنے رفقاء کے ساتھ اعلان کردیا تھا۔ باشارہ حضرت شیخ الہند قدس سرہٗ و باسرار اپنے برادر بزرگ جناب مولینا محمد صدیق صاحب مرحوم آستانہ حضرت قطب الاقطاب سرگروہ

اولیاء اللہ سید العارفین امام المتقین مولینا رشید احمد صاحب حنفی انصاری چشتی نظامی نقشبندی قادری سہروردی قدس سرہٗ پر حاضر ہوئے اور بواسطہ جناب مولینا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ استدعا طریقت وارشاد پیش کی۔ جب حضرت ممدوح نے جذبۂ شناخت ذات حق کا منظور فرمایا۔ فوراً درخواست منظور فرماکر چاروں سلسلوں میں بیعت فرمالیا اور ارشاد فرمایا۔ چونکہ آپ کا پختہ ارادہ سفر حجاز ہو چکا ہے اور وہاں حضرت مرشد قطب الاقطاب سید العارفین مولانا الحاج امداد اللہ صاحب دامت برکاتہم وفیوضاتہم موجود ہیں۔ اُنہی سے تمام امور ترقی ومشاغل اذکار وتلقین حاصل کرنا۔ ارشاد سُنتے ہی جلدی دیوبند سے رخصت ہوکر وطن شریف پہنچے بیعت کے بعد فوراً انوار الٰہی رویاء صالحہ کی صورت میں شروع ہوگئے خدا تعالیٰ کی شان اُس زمانہ ساحلوں وبندرگاہوں پر طاعون کا زور وشور تھا جس کی وجہ قرنطینوں نے بھی سختیاں کر رکھی تھیں جس کی وجہ مکہ معظمہ پہنچنے میں کافی عرصہ صرف ہو گیا۔ یہاں تک کہ آخر ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۷ھ میں پہنچنا حضور کو نصیب ہوا۔ گویا تین ماہ متواتر سفر جاری رہا۔ جب حضرت والا انتظام اقامت وضروریات مناسک سے فارغ ہوئے تو حضرت شیخ المشائخ حاجی امداد اللہ صاحب کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ جب حضرت الحاج ممدوح ذکر سے مولینا گنگوہی صاحب کی بیعت کرنے کے بعد ارشادات کو حضرت علیہ الرحمۃ پر حوالہ کر دینے کے بعد فرمایا یہ عمل روزانہ میری حاضری میں آکر کیا کرو چنانچہ حضرت کا معمول آٹھ بجے سے دس گیارہ تک اذان عام تھا۔ اس جلسہ میں عام طور پر مولینا محب اللہ صاحب مثنوی پڑھا کرتے تھے ارشاد کے مطابق قبلہ عالم نے کبھی تکلیف میں بھی غیر حاضری نہ کی۔ جب میرے شیخ نے حج وعمرہ کے احکام سے ذوالحجہ ۱۳۱۶ھ کے آخر بوقت روانگی نماز ظہر ادا کرکے مدینہ منورہ پہنچنے کا قصد کیا اگرچہ نہ وقت اجازت عام

کا نہ تھا تاہم انتہا شفقت کی بنا پر حضرت حاجی رحمۃ اللہ علیہ نے میرے شیخ کو بلا لیا حالانکہ حضرت اقدس حاجی رحمۃ اللہ علیہ بہت ضعیف تھے مگر قرب میں بٹھا لیا اور میرے شیخ کے بھائی محترم سیّد احمد صاحب کے سر پہ شفقت بزرگانہ طور پر ہر دو دست مبارک پھیر کر سپرد خدا کیا۔ اور آقا دامت برکاتہم سکوت پذیر تھے فرمایا کہ اے حسین احمد تم کہو کہ قبول کیا حسب الحکم ہر دو حضرات نے یہ کلمات ادا کئے وہاں سے حضور کو تبریز کی طرف پہنچنے کا حکم ملا۔ دو سہ یوم کے بعد منزل رابغ کی شب کو قدرت الٰہی نے میرے آقا پہ کرم فرمالیا۔ خدائے تعالیٰ وہ ہر مسلم کو نصیب فرمائے۔ جس کے بیان کے لئے وُہ الفاظ و قلم کہاں سے لاؤں۔ جو اُس پُر انوار شب کی فیاضی کو کما حقہٗ بیان کرے۔ یہی وہ عطیہ ہے جو سارے جہان کی دولت و شاہی کے بدلہ نہ مل سکتا تھا جو میرے شیخ الاسلام کو نصیب ہوئی۔ اور تمام علوم کی تصدیق کا موقع ملا یعنے حضرت امام الانبیاء والمرسلین شافع روز جزا رحمۃٌ للعٰلمین صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت اقدس کا شرف حاصل ہوا۔ میرے شیخ کو پہلی زیارت کا موقع ملا ہے۔ جب ہی میرے شیخ کی نظر حبیب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑی تو قدموں پر گر پڑے تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت عامہ نے جوش محبت میں آکر ارشاد فرمایا۔ کیا لیتا ہے میرے شیخ نے عرض کی جو کتابیں پڑھ چکا ہوں وہ یاد ہو جائیں اور جو نہیں پڑھیں وہ بغیر تعلیم کے مطالعہ سے آجائیں ارشاد ہوا کہ آپ کا سوال پورا کر دیا گیا ہے۔ زاں بعد محرم الحرام ۱۳۱۷ھ کی ابتدائی تاریخوں میں میرے شیخ مدینہ منورہ پہنچے وہاں قیام و گذر اوقات کے لئے اس قدر دقتیں پیش آئیں کہ میرے شیخ کو اپنے مشائخ حضرت الحاج مرحوم کے ورد و وظائف پہ پورا عمل نہ ہو سکا۔ جس طرح مکہ معظمہ میں عمل ہوتا تھا۔ چنانچہ اسی سال ماہ جمادی الثانی جناب حضرت الحاج مرحوم کا وصال ہو گیا۔

اس کے بعد میرے شیخ کو سلوک کمال ہوگیا۔ تمام ارشاد فرمائے ہوئے اذکار کو مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ادا فرمایا کرتے تھے کچھ زمانہ اس حالت پر گذرنے سے رویا صالحہ کا سلسلہ جاری ہوگیا حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں گنگوہ شریف بذریعہ مراسلات ان رویا صالحہ کو پیش کیا کرتے تھے۔ اور اُن کے جواب باصواب جو نہایت ہمدردی و شفقت سے باران الطاف بن کر آتے تھے تسکین قلب حاصل کیا کرتے تھے پھر اسی اثنا میں میرے شیخ کو ایک ایسا خواب آیا کہ جس میں گیارہ اولیاء اللہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم تجھ کو اجازت دیتے ہیں اسی اثنا میں ایک اور خواب دیکھا کہ شیخ المشائخ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کو کرسی نشینی کی حالت میں جناب مرشدنا مدظلہ نے دیکھا تو صاحب ممدوح سے ایک تہائی کھجور کا عطیہ ملا اور فرمایا گیا کہ باقی دو ثلث بھی تیرے ہیں مگر وہ دیگر مشائخ کرام کی معرفت تجھ کو عطا ہوں گے۔ اس قسم کے بیشمار خواب اُن ایام میں میرے شیخ کامل مرشد صاحب نے دیکھے جو مضمون دراز ہو جانے کے خوف سے ذکر نہیں کئے گئے۔ بالآخر ۱۳۱۸ھ ہجری رمضان المبارک کے خاتمہ پر گنگوہ شریف سے میرے شیخ کو حکم نامہ پہنچا کہ تم کو ایک ماہ کے لئے گنگوہ میں آنا چاہیے جس پر میرے ہادی مرشد کامل کے والد ماجد نے بغیر دوسرے بیٹے کے تنہا جانے کی اجازت دی چونکہ دوسرے بھائی بھی حد درجہ شوق حاضری گنگوہ شریف رکھتے تھے۔ ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ ہجری میں مخفی طور پر روانہ ہوگئے۔ جہاز نہ ملنے کی وجہ اور حج قریب ہونے پر مکہ معظمہ دونوں بھائی چلے گئے میرے آقا کے والد ماجد صاحب کی آمد و بعد از حج قافلہ مدینہ منورہ سے جدہ جانے والے کے ساتھ تھی جو قدرت نے پوری کی میرے شیخ حج و عمرہ سے فارغ ہو کر اوائل محرم ۱۳۱۹ھ ہجری بادبانی جہاز پر سوار ہوئے اور سوا مہینہ کے بعد مسقط پہنچے جہاز بہت دیر قیام کرنے کے بعد ملا دو روپیہ

ٹکٹ کا خرچ تھا کراچی جانے تک خلاصہ مطلب یہ ہے شروع ربیع الاوّل میں میرے شیخ گنگوہ شریف تشریف لائے۔ راستہ میں مشاغل سلوک کی تکمیل ادائیگی رہی۔ خداوند کریم کے فضل سے رویا صالحہ اور مختلف احوال وارد ہوتے رہے مگر جو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ملاقات پر عنایت فرمائے وہ ارفع تھے۔ اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ (گنگوہی) آپ کی آمد کے منتظر تھے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ میرے مرشد صادق شیخ الاسلام امیر الہند کے حقیقی برادر مرحوم چچے چچے سہارنپور سے حاضر خدمت ہوئے اور جناب دیوبند سے ہو کر جب حضرت شیخ کے بھائی حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے لئے تو فرمایا کہ دو جوڑے کپڑے تیار ہیں مگر دوں گا اس وقت جب حسین احمد کی ملاقات ہو گی۔

چنانچہ جب میرے شیخ براستہ ناندتہ پیدل حاضر ہوئے تو وہ جوڑے مبارک ہر دو صاحبان کو عطیہ ہوئے۔ دستار مبارک کی جگہ ٹوپی تھی تو میرے رہبر مرشد صاحب کے بھائی صاحب نے عرض کی مولانا ہم دونوں اپنے اپنے عمامہ لا کے دیتے ہیں۔ وہ بھی اپنے دست مبارک سے وصل کر کے ہمیں عطا کریں ارشاد ہوا کسی دوسرے موقع پر اور شغل سلوک تلقین فرمانا شروع کر دیا جب میرے ہادی نے راستہ کے رویا صالحہ کو علیحدگی میں پیش کرتے ہوئے خواب بھی بیان کیا کہ میں حضرت قطب الاقطاب حاجی امداد اللہ صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں اور اس سے قبل بہت سی کھجوریں ہدیہ پیش کر چکا ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ خود آ کر ان کھجوروں کو تقسیم کرو گویا دعوت عامہ تھی میں نے عرض کی کہ یہ کھجوریں جناب کے لئے ہیں۔ ہمارے ہاں تو کھجوروں کے ڈھیر ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ معاش حاصل کرنے کے لئے ایک دوکان اسی زمانہ میں مدینہ منورہ بنائی گئی اور کھجوریں ذخیرہ کے لئے مہیا رہیں۔ اور موسم حج میں فروخت بھی کی

جائیں تو حضرت الحاج رحمۃ اللہ علیہ نے میرے شیخ کو فرمایا کس مشقت سے یہ کھجوریں ہندوستان سے حاصل کی گئیں ہیں چنانچہ مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب سُن کر جواب ارشاد فرمایا کہ یہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت نامہ ہے اور میری طرف عنقریب اجازت ہوگی۔ بیشتر ازیں میرے شیخ کو اجازت و خلافت کا وہم و گمان نہ تھا۔ تو میرے حضرت نے جواباً عرض کیا کہ قبلہ میں تو اس کا خواستگار نہیں ہوں۔ تو سکوت ہی جواب ملا اس کے علاوہ بارگاہ رشیدی میں بہت سے حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے فضل و کرم سے روحانی نعمتیں حاصل ہوتی رہیں نصف ماہ کے بعد قریب از عشاء جب میرے مرشد صادق اپنے شیخ کامل حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی پیٹھ دبا رہے تھے تو نیند اور بیداری کی حالت طاری ہوئی آواز سُنی گئی کہ ایک چلّہ کے بعد تمکو اجازت ہو گی چالیس روز کے بعد ردیلے کے مطابق فرمایا کہ ہر ایک اپنے اپنے عمامہ کو لے آؤ میرے رہبر مرشد صاحب کے برادر محترم مرحوم نے دو عمامے پیش کئے جو وہ ہر ایک کو اپنے دست مبارک سے ہر دو صاحبان کے سر مبارک پر باندھے الحمد للہ۔ چند منٹ کے بعد میرے مرشد صاحب کے بھائی صاحب سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا جانتے ہو یہ دستار کیا ہے۔ عرض کیا گیا فضیلت کی ہے۔ ارشاد فرمایا یہ دستار خلافت کی ہے تم دونوں کو میری طرف سے اجازت ہے۔ الحمد للہ۔ اس کے بعد کچھ عرصہ میرے شیخ گنگوہ شریف میں حضرت اقدس کی خدمت عالیہ میں مقیم رہے مگر جلدی سے جسمانی وصال کا اختتام ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ استاد بزرگوار حضرت شیخ الہند کی خدمت میں جس قدر فیض حاصل کیا ہے کسی دیگر شخصیت نے کم حاصل کیا ہوگا۔ یہ تمام الفاظ و حالات میرے رہبر کے کمالات سے بطور مقدمہ کے ہیں۔ اُن کی مکمل سیرت یا سوانح حیات یا علمی و عملی فیاضی کا تبصرہ میری علمی طاقت سے باہر ہے۔ میرے ہادی جو کہ چاروں سلسلوں کے مقتداء سید الاتقیاء اُسوۃ الصلحاء رئیس المتکلمین امام المتقین

شیخ العرب والعجم شیخ المفسرین والمحدثین قدوۃ العارفین ہیں اُن کی زندگی مبارک کے حالات محتاج بیان نہیں۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

آپ اوصاف حمیدہ والطاف کریمہ کے جامع ہیں آخیر پر دربار ایزدی میں التجی ہوں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے حضرت شیخ المشائخ قبلہ سیدی ومولائی ومرشدی کی معرفت حقہ سے مستفید فرمائے آمین ثم آمین۔

عرض حال

تمام حضرات اہل سلوک کا مسلک چلا آرہا ہے کہ وہ دعوات میں توسل کرتے ہیں خواہ اعمال صالحہ یا عاملین صالحین اولیاء اللہ یا ملائکہ مقربین خصوصاً انبیاء علیہم السلام کا جو کہ وہ میرے شیخ کا بھی معمول بہ ہے اجابت دعا میں بہت زیادہ محبوب ومؤثر ہے جو شجرہ میرے شیخ کامل سے طریق توسل ہے کتاب ہذا کے آخر پر ترتیب دیا ہے ہدیہ ناظرین ہے بہت خوش قسمت وہ شخص ہوگا جو اسے روزانہ کم از کم ایک دفعہ پڑھے گا۔ آخیر پر امید ہے احباب اپنے خیر اندیش کو بھی دعائے خیر سے نہ بھولیں گے۔

خادم الاسلام احقر الانام محمد عارف علی عفرلہٗ

خاکپائے بارگاہ حسینی

وظائف چشتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط

حمد بیحد اُس خدائے پاک کے لئے ہے۔ جس کے نام سے اس جہان کی بقاء ہے جس کا ورد آنکھوں کو نور دل کو سرور بخشتا ہے جس کی یاد اندرونی کدورتوں اور باطنی ظلمتوں کو دور کر کے ایمان اور یقین کے نور سے جسم و جان کو روشن اور منور کرتی ہے۔ اور بے انتہا درود و سلام اُس مقدس اور بزرگ ہستی پر ہے جس کی ایک نظر کیمیا اثر نے صدیوں کے بچھڑے ہوئے انسان کو خدا سے ملا دیا اور لاعلاج مریضوں کو وُہ داروئے شفا بخشی جس کے ایک قطرہ نے حیات ابدی عطا فرمادی۔ ہزاروں رحمتیں اور برکتیں اُن پاک روحوں پر نازل ہوں جنہوں نے جناب نبی اکرم نور مجسم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی فیض صحبت اور نور نبوّت سے استفادہ کر کے دنیا کو حق و صداقت سے روشناس کیا۔ اور کفر و الحاد کی اندھیریوں کو مٹا کر ایمان کا نور پھیلایا۔ اور اپنی توجہات عالیہ اور انفاس طیبات سے ہزاروں علماء اور صلحاء ایسے پیدا کئے جنہوں نے اسلام کا غلبہ ظاہر کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ اور

دین کی اشاعت اور تبلیغ میں اپنا جان و مال سب کچھ قربان کر دیا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اما بعد ناچیز حقیر پُر تقصیر محمد عارف علی خلف الرشید حضرت مخدوم صالح محمد شاہ صاحب مدظلہٗ قریشی فاروقی سجادہ نشین مسند عالی دربار حضرت شیخ جوہر موج دریا رحمۃ اللہ علیہ ضلع جھنگ حسب اسلامی خدمات میں اپنی خاندانی روایات کو قائم رکھنے کے لئے **شیخ کامل** کی تلاش میں نکلا اور قسمت نے یاوری کرتے ہوئے بوسیلہ تاج المفسرین حضرت مولٰنا احمد علی صاحب مدظلہٗ امیر انجمن خدام الدین لاہوری کے قدوۃ السالکین امام المتقین عمدۃ المحققین سید المجاہدین رئیس المتکلمین شیخ الطریقت آیت رحمت شیخ الاسلام مولٰنا و مقتدانا سید حسین احمد مدنی شیخ الحدیث کی خدمت اقدس میں پہنچایا۔ اور حضرت ذیشان نے بکمال شفقت اور مہربانی سے سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ میں داخل کر کے اس ناچیز کو غلامی کا شرف بخشا۔ اور ورد و وظائف کی تلقین فرمائی۔ یہاں تک کہ توجہات خاصہ کی وجہ سے چند دن بعد اس خاکسار ذرہ بیمقدار کو باوجود نااہل ہونے کے اپنی عنایات اور مہربانیوں سے نوازا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ اس وقت میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ عام مسلمانوں کی خیر خواہی اور خصوصاً اس عالیہ سلسلہ کے منتسبین کی بہبودی کے لئے ایک ایسا رسالہ لکھوں۔ کہ جس میں چشتیہ صابریہ سلسلہ کے ضروری ورد و وظائف اور دن رات کی دعائیں جمع ہوں اور بعض اولیاء اللہ کے ایسے چیدہ چیدہ اقوال اور حالات درج ہوں۔ جو عملی جوش و خروش پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ روحانیت کے زندہ کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝

بیعت کرنے کا فائدہ

دین میں پختگی نفس کی اصلاح یکسوئی اور اطمینان قلب اور اس کی بیداری پیر کامل کی محبت اور اس کی ہدایات پر چلنے سے حاصل ہوتی ہے کاروبار دنیوی میں انہماک معصیت اور گناہ کے کاموں کی طرف رغبت جو وصول الی اللہ سے مانع ہے باشرع مرشد کامل کی توجہات عالیہ کے بغیر دور نہیں ہوتی۔ اخلاص کی دولت۔ ذکر الٰہی کی پابندی اور شیخ کامل کی غلامی اور شریعت کی پیروی سے ملتی ہے۔

سچ تو یہ ہے مردانِ خدا کی ایک نظر اپنا وہ کام کر جاتی ہے جو صدیوں کی جد و جہد بھی نہیں کر سکتی ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اس موقع پر کیا خوب کہا ہے۔ ؎

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو کامل یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔ ؎

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا — دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

طالب کے لئے ضروری ہدایات

(۱) طالب مرید ہونے سے پیشتر استخارہ کرے۔

(۲) مرید کا قلوب اگر اس پیر کی طرف حد سے زیادہ رغبت پکڑتا ہو تو بدون استخارہ کے بھی اس کا مرید ہونا جائز ہے۔

(۳) مرشد کی از حد محبت دل میں رکھے اور جان و مال سے دریغ نہ کرے یہی حق سبحانہٗ وتعالےٰ کی طرف پہنچنے کا بڑا وسیلہ ہے۔

(۴) مرشد کامل کے متبع رہے ورنہ بیعت کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔

بیعت صوفیہ کی قسمیں

قول الجمیل میں امام المفسرین شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رشاد فرماتے ہیں جو بیعت صوفیاء کرام مشائخ عظام میں رائج ہے وہ کئی طریقوں پر ہے۔

اوّل طریقہ بیعت گناہوں سے توبہ کرنے کا ہے۔

دوئم طریقہ بیعت تبرک ہے یعنی صحیح ارادہ برکت صلحاء کے سلاسل میں داخل ہونا۔

سوئم طریقہ بیعت کا ارادہ مضبوط ہے اس بیعت کا نام سنت مؤکدہ ہے۔ یعنی ظاہر اور باطن سے خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کے واسطے پختہ ارادہ کر لینا اور اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ سے دل لگانا اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہے۔

بیعت کرنے کا طریقہ

بیعت کرنے کے وقت سلف صالحین سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ مرشد مرید کو اپنے آگے باادب دوزانو بٹھلا کر یہ خطبہ مسنون پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا

وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط بعد خطبہ مذکور کے مُرشد مرید کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کو ایمان اجمالی اس طرح تلقین کرے کہ کہہ میں اللہ پر اور جو کچھ اُس کے پاس سے آیا اُس کی مراد کے موافق اُس پر ایمان لایا۔ اور جناب رسول مقبول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور جو کچھ اُن کے پاس سے آیا اُن کی مراد کے موافق ایمان لایا اور میں اسلام کے سوائے سب دینوں سے نیز سب گناہوں سے بیزار ہوا اور میں نے اب اسلام کو تازہ کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوائے کوئی برحق معبود نہیں اور یہ بھی کہ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کا بندہ اور اُس کا رسول ہے۔ پھر کہے کہ میں نماز پر قائم رہوں گا۔ اور رمضان مبارک کے روزے رکھوں گا اور بصورت صاحب نصاب زکوٰۃ دوں گا اور بصورت استطاعت وزاد راہ بیت اللہ کا حج کروں گا۔ اور اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کروں گا۔ اور چوری زنا اور قتل ناجائز نہ کروں گا۔ پھر مرشد ان دو آیتوں کو پڑھے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ط یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ج فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ ج وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ وَنَفَعَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ پھر مرشد اپنی ذات اور مرید اور حاضرین کے واسطے یوں دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے واسطے برکت کرے اور ہم کو اور تم کو نفع پہنچا دے پھر مرید کو کہے تو کہہ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اُن کے خلیفوں کے واسطے سے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی یہاں اپنے مرشد کا نام زبان پر لائے اور کہے میں نے طریقہ چشتیہ صابریہ اختیار کیا۔ جو منسوب ہے شیخ المشائخ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری سنجری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ المشائخ خواجہ علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف

پھر یہ کہے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا وَّنَبِیًّا ط اور کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط عورت کے بیعت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اُس کا پکڑے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ ف مولٰنا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتوں سے جائز ہے بدون پکڑنے کپڑے کے جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے تھے۔

بیعت کے متعلق چند ضروری ہدایات

جب آداب سلوک سے واقف ہونے اور بیعت توبہ اور انابت اِلَی اللہ کرنے کا خیال دل میں پیدا ہو۔ تو پہلے شیخ کامل کی تلاش کرے جو متشرع اور دیندار ہونے کے علاوہ بے طمع اور زاہدانہ زندگی گذارنے کا عادی مخلوق سے بے پرواہ مگر رحمدل اور خالق کی طرف ہمہ تن متوجہ اور رضاالٰہی کا طالب فقہ کے ضروری مسائل سیکھے (۳) اور اہلسنت والجماعت کے عقائد کے مطابق اپنے عقیدوں کی اصلاح کرے (۴) اور شریعت مقدسہ کی پابندی کا پورا اہتمام کرے کہ اُس کے بغیر مطلوب حقیقی تک رسائی ناممکن ہے ؎ بیت

خلاف پیمبر کسے راہ گزید　　کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

(۵) ممنوعات اور خلاف شرع کاموں سے پرہیز کرے۔ (۶) حرام اور مشتبہ لقمہ کے کھانے سے بچے (۷) اور احکام شریعت کو جملہ امور پر مقدم رکھے۔ (۸) اسلام کے غلبہ اور برتری کے لئے اپنی سعی اور کوشش کو آخر دم تک جاری رکھے۔ (۹) اپنا کوئی وقت

غفلت میں نہ گذارے۔ (۱۰) شیخ کامل کی بتائی ہوئی ہدایتوں کے مطابق جان و دل سے عمل کرے۔

ذکر کی حقیقت

یاد الٰہی میں اس درجہ محو ہو جانا کہ دل سے غیر اللہ کا خیال کلیتہً جاتا رہے اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ قرب اور معیت کی حضوری حاصل ہو ذکر الٰہی کہلاتا ہے۔ ذکر کا اصلی مقصد مذکور اور مطلوب کا بحضور قلب دل میں حاصل ہوتا ہے۔ لہذا جس شے سے بھی مطلوب حقیقی کا حصول متصور ہو وہی ذکر ہے۔ خواہ وہ کلمہ شریف ہو یا نماز قرآن مجید کی تلاوت ہو یا درود شریف کا ورد ادعیہ ماثورہ ہوں یا کوئی اور عبادت کہ جس سے مطلوب کی طرف رسائی ہوتی ہو۔ جب سالک ذکر الٰہی میں اس درجہ مستغرق اور محو ہو جائے کہ غیر حق کو یہاں تک کہ اپنے آپ کو بھلا دے تو اُس کو وصول الی اللہ ہو جاتا ہے اس فراموشی اور بیخودی کو فنا کہتے ہیں سالک کو جب تک یہ بات حاصل نہ ہو اُس کو خدا تک رسائی نصیب نہیں ہوتی۔ مقام فنا کے حاصل کرنے کے دو ہی طریقہ ہیں۔ کثرت ذکر اور کثرت فکر کا نام مراقبہ ہے پھر ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ ذکر نفی و اثبات اکثر مشائخ چشت اہل بہشت بحکم افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نفی و اثبات کے ذکر کی تلقین کرتے ہیں جس کا طریقہ یہ ہے قبلہ رو چہار زانو بیٹھ کر دائیں پاؤں کے انگوٹھا اور اُس کے پاس کی انگلی سے رگ کیماس کو بائیں زانو کے اندر سے مضبوط پکڑے اور کمال اخلاص اور انکساری کے ساتھ اَعُوْذ اور بِسْمِ اللّٰہ کے بعد تین بار کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور ایک بار کلمہ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھے اور سر کو قلب کی طرف جو بائیں پستان کے نیچے فاصلہ دو انگشت واقع ہے جھکا کر

لفظ لَا کو دل سے اوپر کی طرف زور سے کھینچ کر اِلٰہ کو دائیں کاندھے پر اُٹھائے اور سر کو ذرا پشت کی طرف جھکا کر تصور کرے کہ غیر اللہ کو دل سے نکال کر پسِ پشت ڈال دیا ہے اور سانس کو چھوڑتا ہوا زور سے دل پر اِلَّا اللہ کی ضرب لگائے اور خیال کرے کہ دل میں عشق الٰہی اور انوار خداوندی کو داخل کیا ہے۔ اسی طرح ساتویں آٹھویں یا دسویں بار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے پھر تین بار کلمہ طیب اور ایک مرتبہ کلمہ شہادت پڑھ کر ذکر میں مشغول ہو جائے۔ یہاں تک کہ کلمہ کا ذکر دو سو مرتبہ تک پہنچ جائے ذکر کرتے ہوئے مبتدی کلمہ لَآ اِلٰہَ میں لَا معبود اور متوسط لا مقصود اور منتہی لا موجود کے مفہوم کا تصور رکھے اس کے بعد چند لمحہ مراقب ہو کر بیٹھے اور یہ خیال کرے کہ فیضان الٰہی عرش سے میرے سینہ میں آرہا ہے پھر دوزانو ہو کر سیدھا بیٹھے اور سر کو دائیں مونڈھے کی طرف لے جا کر اونچی آواز کے ساتھ زور سے اِلَّا اللہ کی ضرب قلب پر لگائے اور دما دم پے در پے چار سو مرتبہ ایسا کرے پھر تین مرتبہ کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہے اور لمحہ دو لمحہ مراقب رہے۔

ذکر اسم ذات

کا یہ طریقہ ہے کہ لفظ اَللّٰہُ اَللّٰہ میں پہلے اللہ کی ہا کو پیش اور دوسرے کو ساکن کر کے اونچی آواز کے ساتھ زور سے لفظ مبارک اَللّٰہُ اَللّٰہ کی ضرب دائیں طرف سے دل پر لگائے اس ذکر ذات کو دو ضربی کے ساتھ چھ سو مرتبہ دما دم اور متواتر کرتا رہے اور ہر دس دفعہ ذکر کرنے کے بعد گیارہویں بار اَللّٰہُ حاضری اَللّٰہُ ناظری اَللّٰہُ مَعِیْ معنوں کا لحاظ کرتے ہوئے کہتا رہے تاکہ کیفیت اور لذت ذکر کی دل میں پیدا اور اس کی غفلت جاتی رہے پھر اس کے بعد تین مرتبہ کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت پڑھے درود شریف اور استغفار گیارہ گیارہ

بار کہہ کر یہ دعا مانگے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری ہی رضامندی کا میں طالب ہوں میں نے تیرے ہی لئے دنیا کو ترک کیا مجھے اپنی محبت اور معرفت عطا فرما اور وصول اے الحق یعنی اپنی ذات تک رسائی دے اسم ذات کو ہر روز کم از کم چھ ہزار مرتبہ اور اوسط درجہ چوبیس ہزار دفعہ زبانی کہنا چاہیئے اس کے علاوہ ہر وقت ذکر میں مشغول رہے ذکر جلی ہو یا خفی غرض کوئی سانس بھی بلا ذکر نہ گذارے سانس نکلنے کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اور داخل ہونے کے وقت اِلَّا اللّٰہ خیال سے بغیر زبان ہلائے کہے اور معنی پر نظر رکھے یا لفظ اللّٰہ کو سانس کے ساتھ اوپر کھینچے اور ھُوْ کو سانس کے ساتھ چھوڑ دے اس خیالی ذکر کی پوری پوری مشق کرے تاکہ بلا تکلف ہر سانس کے ساتھ ذکر جاری ہو جائے۔

ذکر کے مراتب کا بیان

جاننا چاہیئے کہ چار قسم کے ذکر ہیں اول ناسوتی جیسے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دوئم ملکوتی جیسا کہ اِلَّا اللّٰہ سوئم جبروتی جیسے اَللّٰہ چوتھے لاھوتی جیسے ھُوْ ھُوْ اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ ذکر زبان ناسوتی ہے اور ذکر قلب ملکوتی اور ذکر روح جبروتی اور ذکر سر لاہوتی اور ذکر زبان کو ذکر جہری اور فکر کو ذکر نفسی اور مراقبہ کو ذکر قلبی اور مشاہدہ کو روحی اور معائنہ کو ذکر سری بھی بتاتے ہیں ذاکر کو چاہیئے کہ اس ذکر میں نفی لَآ اِلٰہَ سے تمام موجودات کو نظر سے اُٹھا دے اور اثبات اِلَّا اللّٰہ میں تمام اجزائے بدن کو قائم سمجھے پھر تو اس ذکر کا کمال اثبات کو بھی محو کر دے گا اور اثبات نفی ہو جائے گا اور نفی در نفی اثبات ذات ہوتا ہے۔

دعائیں معمولہ حضرات چشتیہ اہل بہشت

حضرات چشتیہ کے معمولات میں بارہ اور تیرہ تسبیحات ہیں اور وہ یہ ہیں کہ تہجد کی نماز

بارہ رکعت نماز چھ سلاموں کے ساتھ پڑھی جاتی ہے وتر اور نفل ادا کرنے کے بعد نفی اثبات کیساتھ ذکر شروع کرے دو تسبیح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ چار تسبیح اِلَّا اللّٰہ چھ تسبیح اَللّٰہُ اللّٰہ ایک تسبیح اَللّٰہ بعد ازیں گھنٹہ یا گھنٹے سے کم فرصت میں پاس انفاس کرے فارغ ہونے کے بعد عاجزی اور انکساری کے ساتھ ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِکَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ تین یا پانچ مرتبہ تکرار کرے ترجمہ۔ اے اللہ میرے دل کو اپنے سوا تمام چیزوں سے پاک کر اور میرے دل کو اپنی معرفت کے نور سے روشن کر دے بعد ازاں اکیس دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھ کر تین مرتبہ جناب رسالت پناہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی روح مبارک پر پہنچے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ پڑھے۔

لہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنا مستحسن ہے یا سے ندا کرنا عیب نہیں البتہ بغیر اللہ تعالیٰ کے کسی منادی کو غیبانہ ندا کرکے حاضر و ناظر سمجھنا خلاف شرع ہے اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس ذات کو عشقیہ رنگ میں یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہے تو مستحسن ہے البتہ حاضر و ناظر بغیر اللہ تعالیٰ عزوجل کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ جناب سرور کائنات فخر موجودات رحمۃ للعلمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس شان ذات باری سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں طٰہٰ یٰسین۔ مزمل۔ مدثر کے القاب فرمائے ہیں۔ جو امام الانبیاء سید الرسل خیر البشر اور اشرف المخلوقات صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کی مدح کرنے سے جن انسان ملائک عاجز ہیں اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ اور حیات النبی ہونے پر ہمارا کامل ایمان ہے جس قدر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک

ذکر کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر عبادت کی ایک حد مقرر فرمائی ہے مثلاً نماز پانچ وقت کی روزہ ایک ماہ کے لیکن ذکر کی کوئی حد متعین نہیں فرمائی فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا الآیۃ اور وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ فرما کر کثرت ذکر کا مطالبہ کیا اور اُس سے غافل رہنے کو ایک لمحہ کے لئے بھی پسند نہ فرمایا حتیٰ کہ حضرت

(بقیہ حاشیہ ۱۹) شان کلام الٰہی میں رد ہے اُس سے منحرف ہونے والے بے ایمان اور بدنصیب ہے جس قدر مراتب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرآن شریف میں وارد ہیں یا جس طرح حق سبحانہ وتعالیٰ نے جناب رسول مقبول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب مخلوقات سے زیادہ علم عطا فرمایا ہے جو محدود ہے جس علم کی حد اللہ تعالیٰ عزوجل جانتا ہے سلم ہے جناب نبی اکرم نور مجسم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام کے سرتاج اور ساری مخلوقات کے سردار ہیں۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ہمارا تو یہاں تک ایمان ہے جس روضۂ اطہر کے اندر جس جگہ آفتاب مدینہ شافع محشر آرام فرما ہیں اُس کا رتبہ عرش معلّٰے سے بالاتر ہے مگر یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ بھی حاضر وناظر ہیں۔ یا آپ کا علم حق سبحانہ وتعالیٰ کے علم کے برابر ہے یا صاحب افلاک کے دیئے بغیر صاحب لولاک کو علم حاصل ہے ایسا اعتقاد رکھنا اچھا نہیں ہے۔ جناب رب العلمین کی طرف سے جناب رحمۃ للعلمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو علم عطا ہوا ہے اُس پر ہمارا کامل ایمان ہے اس کا انکاری مرتد اور خارج از ایمان ہے ہر وقت ہر جگہ حاضر وناظر ہونا خاصہ ذات رب العلمین کا ہے۔ البتہ محبت کے طور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا جائز اور مستحسن ہے۔

مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهٗ

جو کوئی درود پڑھے مجھ پر پاس قبر میری کے میں اُسے خود سُن لیتا ہوں

وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا اُبْلِغْتُهٗ

اور جو کوئی درود پڑھے مجھ پر دُور سے وہ میرے پاس پہنچا دیا جاتا ہے

احقر الانام نادر علی غفرلہٗ

موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرعون کے مقابلہ میں بھیجتے ہوئے یہ ارشاد ہوا۔ وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي
میری یاد میں سستی نہ کرنا اور جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا
نَسِيتَ اور یاد کیجئے اپنے رب کو جب بھول جائیں فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَإِلَىٰ رَبِّكَ
فَارْغَبْ۔ پس آپ جب تبلیغ احکام سے فارغ ہو جایا کریں تو دوسری عبادات متعلقہ بذات
خاص میں) محنت کیا کیجئے اور طرف رب اپنے کے پس رغبت کر۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ
وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ اور اپنے رب کا نام لے اور ہمہ تن اُسی کی طرف لگ جا یہی
وجہ تھی کہ جناب نبی علیہ السلام ہر وقت اللہ کی یاد میں مشغول رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ایسے
بندوں کو عقلمند اور سمجھ دار فرمایا ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے إِنَّ فِي خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ
يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ الخ البتہ زمین و آسمان اور دن رات
کے بدلنے اور آنے میں عقلمندوں کے لئے قدرت کی نشانیاں ہیں جو کھڑے بیٹھے لیٹے
ہر وقت خدا کی یاد میں لگے رہتے ہیں اور بھی آیتیں ذکر کی فضیلت میں آئی ہیں۔ ابو درداء
رضی اللہ تعالےٰ عنہ جناب رسول مقبول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی شئے کی خبر نہ دوں جو تمہارے
اعمال میں بہتر اور تمہارے مالک یعنی خدائے تعالےٰ کے سامنے ستھری اور پاک اور
تمہارے درجات کو بلند کرنے والی سونے اور چاندی کو خدائے پاک کی راہ میں خرچ کرنے
سے زیادہ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے بہتر اور افضل ہو لوگوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ اصحابہ وسلم ضرور ارشاد فرمایئے آپ نے فرمایا
وہ "اللہ کی یاد ہے" (رواہ ترمذی)

(۲) ایک شخص نے جناب رسول مقبول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ اصحابہٖ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہتر عمل کونسا ہے فرمایا کہ جب تو دنیا کو چھوڑنے لگے تو تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔ (رواہ ترمذی)

(۳) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر کے علاوہ کوئی اور کلام زیادہ نہ کیا کرو کیونکہ دوسرا کلام دل میں سختی پیدا کرتا ہے اور سخت دل سب سے زیادہ خدا تعالےٰ کی رحمت سے دور رہا کرتا ہے (رواہ ترمذی)

قال اللہ تعالےٰ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ عزوجل نے یعنے پس مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا قولہ تعالیٰ اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ یعنی پروردگار عالم نے فرمایا کہ مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ وَقَالَ الرَّسُولُ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ اور فرمایا جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا عبادت کا مغز ہے۔

منقول ہے شیخ اپنی قوم میں ایسا ہوتا ہے جیسا اُمت میں نبی اور اہل اللہ حضرات نے فرمایا جو شخص ذات حق کا طالب ہو اُسے چاہیئے اہل تصوف کی مجلس میں بیٹھا کرے اگر شیخ کامل کی صحبت میں رہ کر اپنے تمام کاروبار اور ارادہ کو شیخ کے اختیار میں دے گا۔ اور اُن کے ارشاد کے مطابق تابعداری کرے گا۔ خدائے قدوس کی عالی بارگاہ میں بڑی امید ہے بہت جلد کامیابی حاصل کرے گا۔ کیونکہ شیخ دل کا روحانی طبیب ہے مرید کی مرض تشخیص فرما کر نسخہ تجویز کرے گا۔ اسی لئے ذات باری سبحانہٗ وتعالےٰ نے ارشاد فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ اس لئے مسلمان کو چاہیئے کہ اپنا بہت سا وقت اللہ کی یاد میں خرچ کیا کرے ارشاد باری تعالےٰ ہے فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۝

نیز کسی مرد خدا کا دامن پکڑ کر اُن کی ہدایات کے مطابق ذکر الٰہی میں مشغول رہا کرے۔

صوفیائے کرام لطائف پر ذکر کراتے ہیں۔ اس لئے یہاں ان لطیفوں کا ذکر کرنا مناسب ہے یاد رہے کہ انسان دس لطیفوں سے مرکب ہے پانچ عالم خلق کے ہیں۔ اور پانچ عالم امر کے۔ قلبؔ۔ روحؔ۔ سرّؔ۔ خفیؔ۔ اخفیٰؔ یہ پانچ عالم امر کے لطیفے ہیں۔ اور نفسؔ۔ ہواؔ۔ پانیؔ۔ آگؔ۔ مٹیؔ یہ پانچ عالم خلق کی چیزیں ہیں ذکر الٰہی سے عالم امر کے لطائف کے ساتھ عالم خلق کے لطیفوں کی صفائی بھی سوائے نفس کے ہوتی رہتی ہیں۔ عالم امر کی وہ چیزیں کہلاتی ہیں جو نفس ارادہ الٰہی سے بلا سدباب کے وجود میں آئیں اور عالم خلق اُس کو کہتے ہیں جو بتدریج آہستہ آہستہ بذریعہ اسباب کے پیدا ہو **لطیفہ قلب** بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر پہلوئے چپ کی طرف واقع ہے **لطیفہ روح** دائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر پہلوئے راست کی طرف واقع ہے **لطیفہ سرّ** کا مقام چشتیہ حضرات کے خیال شریف میں سینہ کے درمیان اور حضرات نقشبندیہ کے نزدیک بائیں پستان سے دو انگشت کے فاصلہ پر دائیں طرف واقعہ ہے **لطیفہ خفی** کا ٹھکانا پیشانی ہے۔ نقشبندیہ حضرات کے نزدیک دائیں پستان سے دو انگشت کے فاصلہ پر بائیں طرف واقع ہے **لطیفہ اخفیٰ** کی جگہ حضرات چشت اہل بہشت کے نزدیک ام دماغ یعنی وسط راس میں ہے اور نقشبندیہ کے خیال میں دونو چھاتیوں کے درمیان تھوڑی کے نیچے وسط سینہ میں ہے یہ پانچہ لطیفہ ہیں۔ ایک اور چھٹا لطیفہ ہے اس کو **لطیفہ نفسی** کہتے ہیں۔ اس کا ٹھکانا چشتیہ حضرات کے نزدیک زیر ناف ہے اور حضرات نقشبندیہ اس کی جگہ پیشانی میں بتلاتے ہیں۔ پھر ہر لطیفہ کا نور جدا ہے جو لطیفہ کی صفائی کے بعد نظر آتا ہے۔ حضرات چشت کے نزدیک لطیفہ قلب کا نور

سُرخ اور نقشبندیہ کے نزدیک زرد ہے۔ لطیفہ روح کا نور چشتیہ شریف کے خیال میں سفید اور نقشبندیہ کے خیال میں سُرخ ہے لطیفہ سر کا نور نقشبندیہ حضرات سفید بتاتے ہیں۔ اور چشتیہ حضرات سبز فرماتے ہیں۔ لطیفہ خفی کا نور سلوک چشتیہ میں نیلگون ہے اور سلسلۂ نقشبندیہ میں سیاہ لطیفہ اخفیٰ کا نور نقشبندیوں کے نزدیک سبز ہے اور چشتیہ حضرات کے خیال میں سیاہ ہے لطیفہ نفسیٔ کا نور اہل چشت کے نزدیک زرد ہے اور نقشبندیہ نورِ کیف کہہ رہے ہیں وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اعلم بحقیقتہ الحال والیہ مَرْجِعُ وَ الْمَآل

سالک کو چاہیے۔ کہ ان چھ لطیفوں کے ذکر و شغل میں اس قدر مشغول ہو اور اُس کی اس درجہ مشق کرے کہ لطائف میں حرکت پیدا ہو کر ذکر جاری ہو جائے ذکر کی لذت اور اُس میں محویت پیدا ہو۔ اور حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے ساتھ نسبت حضوری کی حاصل ہو جائے

آج علماء کا فرض ہے کہ ظاہری علم سے فارغ ہونے کے بعد کسی شیخ کامل متقی دیندار (جیسا کہ شیخ الاسلام شیخ الطریقت راس المحققین فرید عصر وحید دہر مولٰنا و مقتدانا زبدۃ الاولیاء سید حسین احمد صاحب مدنی ہیں) کی صحبت[1] میں رہ کر باطنی فیض حاصل کریں۔ تاکہ علماء اُمتی کا نبیاء بنی اسرائیل کے صحیح مصداق اور انبیاء علیہم السلام کے علم و عمل میں سچے جانشین کہلانے کے حق دار ہوں۔ اور دین کی سچی خدمت کا بے پناہ جذبہ لے کر اُمت اسلامیہ کی رہبری کا بہترین سامان مہیا کریں۔ اس زمانہ میں دیندار اور بے غرض مسکین طبع لاطمع عُلماء حق کی بہت کمی ہو گئی ہے اللہ تعالےٰ ہم سب کو دین کی خدمت کا سچا جذبہ عنایت فرمائے اور بزرگان دین کی صحبت اور اُن کی خدمت گذاری کا موقع دے آمین ڈاکٹر مرحوم نے خوب کہا ہے۔ ؎

---

[1] صحبت صالح ترا صالح کند۔ ارشاد نبوی للصحبۃ تاثیر۔

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا　　دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

منقول ہے ایک دن حضرت نجم الدین علیہ الرحمت نماز ادا کرنے کے لئے وضو کر رہے تھے اور ایک مرید پانی ڈال رہا تھا۔ برابر پانی ڈالتا رہا۔ حضور والا کچھ بے خیال سے ہو گئے یہاں تک ایک ہاتھ دھونے میں تین کوزے پانی ختم کیا دوران وضو میں ایک چلو پانی کا غرب کی جانب پھینکا۔ اور ارشاد فرمایا کیوں نہیں کہتے ہم سوائے دلیل کے حق سبحانہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک مانتے ہیں۔ چونکہ خداوند کریم بدیہات میں سے ہے اور بدیہی کے لئے ضرورت دلیل کی نہیں ہے یہ دیکھ کر مرید اور بھی متحیر ہوا۔ بعد فراغت نماز کے مرید نے عرض کیا حضور آج کیا بھید ہے آپ نے ایک دست مبارک دھونے میں تین کوزے پانی استعمال فرمایا۔ حالانکہ ایک ہی کوزہ سے وضو کرتے ہو اور مغرب کی جانب کچھ پانی بھی پھینکا اور زبان مبارک سے کچھ کلمات بھی فرمائے آپ نے ارشاد فرمایا حقیقت میں بات یہ تھی کہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تو خداوند کریم کی وحدانیت ثابت کرنے میں ایک کم تین سو ساٹھ دلائل پیش کئے مگر ابلیس علیہ اللعنت نے بجز ایک دلیل کے تمام دلائل کو توڑ ڈالا چونکہ ایک دلیل باقی رہتی تھی اگر اس کا ثبوت بن نہ پڑتا تو کافر ہو کر مرتے ان کی اس حالت پر میں نے ایک چلو پانی اس کی طرف پھینکا تو ان کے سینے پر جا پڑا اور میں نے یہ کہا کہ بے دلیل خداوند کریم کو وحدہٗ لاشریک کیوں نہیں مانتے ہو وہ میری بات کو سن کر کہنے لگے کہ بے دلیل خداوند کریم کو ہم وحدہٗ لاشریک مانتے ہیں یہ کہتے ہی شیطان بھاگ گیا اور ان کا حسن خاتمہ ایمان پر ہوا اور جنت میں داخل ہوئے۔ اور مجھے خیال بھی اس طرح ہوا کہ فقط ایک روز کے لئے امام فخر الدین رازی آئے تھے دیکھو خداوند کریم دانا حکیم نے آپ کے غلام غلام کو وہ قوت دی ہے کہ ایک دن میں لوگوں کو جنتی بنا دیا مولینا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مثنوی

یک زمانہ صحبتے با اولیاء　　بہتر از صد سال طاعت بے ریا

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ — تیر جستہ باز گرداند ز راہ

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر — گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

شیر آں باشد کہ مردم مے درد — شیر آں باشد کہ مردم مے خورد

یعنی اولیاء اللہ کی ایک دن کی صحبت ہزار سال کی عبادت سے جو تقوے کے ساتھ ہو اُس سے بھی بہتر ہے اور مقبولانِ خدا کو وہ قدرت حق تعالےٰ نے عطا فرمائی کہ تیر جو کمان سے نکل گیا ہو اُس کو بھی روک لے اگرچہ وہ دیکھنے میں ہماری طرح ہیں مگر ہم میں اور اُن مقبولان خدا میں بہت بڑا فرق ہے جیسے شیر جو معنی میں درندہ کے اور شیر جو معنی میں دودھ کے ہے دیکھنے اور لکھنے میں تو دونو لفظ ایک ہیں مگر معنوں میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ درندہ چیرنے پھاڑنے والا جانور اور دودھ جس کو ہر بشر پیا کرتے ہیں اس واسطے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا لِلصُّحْبَةِ تَأْثِيْرٌ یعنی صحبت میں ضرور اثر ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علم بغیر معرفت کے بیکار ہے اگر سوائے معرفت الٰہی کے کارآمد ہوتا تو امام فخر الدین رازی کا ہوتا چونکہ وہ بڑے عالم تھے۔ مگر آخر وقت کچھ کام نہ آیا۔ اس لئے مولانا فرماتے ہیں۔ مثنوی۔

گر بہ استدلال کار دین بُدے — فخر رازی راز دار دین بُدے

پائے استدلالیاں چوبیں بود — پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

صد کتاب و صد ورق در نار کن — سینہ را از عشق او گلزار کن

تاج المفسرین زبدۃ الصالحین حضرت مولینا احمد علی صاحب [illegible] الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے مجاہد اسلام حضرت مولینا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی سے سنا ایک بزرگ صاحب کشف و کرامات سیالکوٹ میں تشریف لائے [illegible] مولوی صاحب کے گھر مہمان ہوئے مولوی صاحب نے پیر صاحب کے لئے رنگ برنگ کے کھانے تیار

کرائے جب دستر خوان پر کھانا چنا گیا تو اس پر ایک پلاؤ کی پلیٹ بھی رکھی ہوئی تھی چونکہ پیر صاحب کو پلاؤ دل پسند تھا اس لئے سب سے پہلے اُس کی طرف ہاتھ بڑھایا جب لقمہ منہ کے قریب لے گئے تو اُس کو ذرا واپس کر کے پلیٹ کو اُٹھوا دیا۔ اور فرمایا کہ ہمیں اس میں سے زنا کی بُو آئی ہے یہ سنتے ہی مولوی صاحب پسینہ پسینہ تو ہو گئے مگر تحقیق کرنے پر معلوم ہُوا کہ پلاؤ مولوی صاحب کے گھر نہیں پکی تھی کسی نواب کی بیگم صاحبہ نے مولوی صاحب کے گھر پلاؤ کی پلیٹ تحفتہً بھیجی تھی اس بیگم صاحبہ سے دریافت کیا گیا تو اُس نے کہا یہ پلاؤ ہمارے گھر نہیں پکی بلکہ محلہ میں کنجروں نے پلاؤ کی ایک دیگ اُتروائی تھی اُس نے ایک پلیٹ میرے پاس بھیجی تھی میں نے اُس کو اُستانی صاحبہ کی خدمت میں تحفہ کے طور پر پیش کر دی تھی چونکہ وہ ہماری اولاد کی اُستانی تھی سبحان اللہ اولیاء اللہ کے احوال عام انسانوں سے جدا ہی ہوتے ہیں۔ ہماری تربیت کرنے کیلئے علماء ربانی اور اولیاء حقانی دونوں مربی ہیں۔ جو اصلاح نفس کرتے ہیں

علماء کرام کی شان میں اللہ تعالےٰ عزوجل پارہ بائیسواں سورہ فاطر کے چوتھے رکوع میں فرماتا ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا اور جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ اور اہل اللہ حضرات کی شان میں اللہ ذوالجلال والاکرام نے فرمایا اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اور مولانا رحمۃ اللہ علیہ مثنوی میں فرماتے ہیں۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء　　بہتر از صد سال طاعت بے ریا

نفس کی اصلاح کے لئے پہلے علماء کرام کے پاس بعد ازاں فقراء عظام کے پاس جانا چاہئے کیونکہ علماء کرام ہیں رنگ فروش۔ اور فقراء عظام ہیں روحانی للہاری۔ سب سے پیشتر شریعت کی دوکان پر جا کر علماء دین سے رنگ خرید کر پھر اہل اللہ حضرات کے پاس

جانا چاہیئے چونکہ اولیاء اللہ روحانی للہاری ہوتے ہیں۔ وہ رنگ الٰہی چڑھا دیتے ہیں۔ علماء ربانی اور اولیاء حقانی دونو مربی ہیں جو ہماری تربیت اصلاح نفس کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی صحبت میں ہزاروں لاکھوں برکتیں ہیں شیخ کامل کی مجلس میں شریک ہونا اُن کی صحبت میں بیٹھنا قلب کے زنگار اتارتا ہے مگر اصلی اور نقلی ولی اللہ کی پہچان کے لئے کسوٹی قرآن شریف ہے پرکھ کر لینی چاہیئے۔

پیر کے داہنے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کا قرآن اور بائیں ہاتھ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقدس فرمان ہونا چاہیئے۔ یعنے جو پیر متبع قرآن اور متبع سنت خیر الانام ہوں تو اُن کی خاک پاء کو آنکھوں کا سرمہ بنانا چاہیئے۔ اور جن پیروں کے داہنے ہاتھ میں شراب اور بھنگ کے پیالے اور بائیں ہاتھ میں باجے تاش کے پتے شطرنج کی گوٹیاں اور کتوں کی ڈوریں ہوں تو ایسے پیروں کو دیکھ کر لَاحَوْلَ لَاحَوْل پڑھ کر کنارہ کش ہونا چاہیئے جو پیر صحیح معنوں میں متبع سنت ہوں اُن کو دیکھ کر کہو ماشاء اللہ رحمت الٰہی کا بادل آیا رحمت الٰہی کا بادل آیا اور جو بے دین پیر ہوں اُن کو دیکھ کر کہو لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ شیطان آیا شیطان آیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچے دیندار پیروں کی غلامی کا شرف بخشے اور بے دین پیر و علماء سوء اور ان کی ریاکاری اور فتنوں سے پناہ بخشے اَللّٰھُمَّ اٰمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن۔

ایک قادری سلسلہ کے بزرگ سندھ میں رہتے تھے ایک مولوی صاحب نے اُن کے گھر پر تشریف لے جانے کی اور دعوت کی درخواست کی آپ نے دعوت کو سنت سمجھ کر قبول فرما لیا جب آپ مولوی صاحب کے گھر جاکر بیٹھے تو مولوی صاحب دُعا کے لئے ایک شیر خوار بچہ کو اُٹھا لائے اور شیخ کی گود میں رکھ کر دُعا کی درخواست کی۔ شیخ کیا دیکھتے ہیں کہ بچے کے کان میں سونے کی مُرکیاں یعنی بالیاں پڑی ہوئی ہیں آپ نے فرمایا کہ مولوی صاحب یہ خلاف شرع کام کیوں کر رکھا ہے مولوی صاحب بولے "حضرت" یہ فعل میں نے نہیں کیا

"بلکہ بچے کی نانی نے خوشی سے کانوں میں پہنا دی ہیں" ہم نے اس لئے منع نہ کیا کہ وہ ناراض ہو جائے گی یہ سن کر وہ مقبول الٰہی بزرگ اُٹھ کھڑے اور ساتھیوں سے فرمایا۔ کہ عزیزو رفیقو چلو "یہاں تو نانی کا دین ہے" نانی کو ناراض کرنا نہیں چاہتے اللہ اور اُس کا مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر ناراض ہو جائے تو کوئی پرواہ نہیں۔

دوستو! حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کا راز تو شریعت مقدسہ کی پیروی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں ہے جب انسان کے عمل ہی گندے اور خراب ہوں تو لباس اور صورت کی خوبصورتی اور خوشحالی اس کو نہیں بچا سکتی حدیث شریف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ اِنَّمَا یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ اللہ تعالیٰ ظاہری صورتوں کو نہیں دیکھتا ان کو نظر تو باطن پر ہے وہ اگر درست ہے تو خدا کی نگاہ میں محبوب اور پیارا ہے۔ علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

ولایت بغیر پابندی شریعت کے نصیب نہیں ہوتی

شاید عوام کو یہ دھوکا لگا ہوا ہے کہ ولایت اور پیری وراثۃً مل جاتی ہے ولی کا بیٹا ولی اور پیر کا بیٹا ماں کے پیٹ سے پیر اور ولی ہوتا ہے مگر خدا کے نزدیک تو اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ خدا تعالیٰ کے نزدیک عزت والا وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہو جناب نبی اکرم نور مجسم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انتہائی آرزو تھی کہ چچا ابوطالب توحید اور رسالت کا ایک دفعہ اقرار کر لیں تاکہ بخشش کا ذریعہ نکل آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے آیت اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ۝ ترجمہ: تحقیق آپ (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) نہیں ہدایت دے سکتے اس شخص کو جس کو آپ چاہیں۔ لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ اور وہ ہدایت پانے والوں

نازل فرما کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ کے لئے مایوس کر دیا۔ نافرمانی اور دین کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ابولہب جہنمی قرار دیا گیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشتہ دار ہونا اس کو دوزخی ہونے سے نہ بچا سکا۔ آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام قبائل عرب کو تبلیغ فرماتے ہوئے اپنی جگر گوشہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صاف لفظوں میں فرمایا تھا۔ کہ اے میری بیٹی فاطمہؓ اس دھوکے میں نہ رہنا کہ تو نبی کی بیٹی ہے تیرے نیک عمل ہی تیرے کام آئیں گے لہذا بدعمل سیدیا قریش کا یہ خیال کرنا کہ خاندانی عزت کی وجہ سے اس کی بخشش ہو جائے گی۔ یا نانا جان ضرور ہی اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔ سراپا غلط ہے۔ قرآن عزیز میں تو اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ اگر تم اللہ سے محبت پیدا کرنا چاہتے ہو تو میری تابعداری اختیار کرو۔ آیا ہے یا مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا مذکور ہے۔

ترجمہ۔ جناب نبی علیہ السلام نے جس کام کے کرنے کیلئے فرمایا ہے اُسے کرو اور جس چیز سے روکا ہے اُس سے رُک جاؤ۔ یہ کہیں نہیں فرمایا کہ اگر تم زبانی محبت کا دعوےٰ کر لیا کرو تو جنتی ہونے کے لئے کافی ہے۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص جناب رسول مقبول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرے لیکن اُن کے طریقے پر نہ چلے وہ کاذب اور جھوٹا ہے۔

نیک عمل ہی کام آتا ہے نسب کام نہیں آتا

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نجات حاصل کرنے کے لئے بزرگوں کی اولاد میں ہونا کافی ہے عمل کی چنداں ضرورت نہیں سیدیا قریش ماں کے پیٹ سے بزرگ اور ولی پیدا ہوتا ہے ان کا یہ خیال آیۃ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (خدا کے نزدیک عزت والا وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہو) کے صریح مخالف ہے اگر ایسا ہوتا تو حضرت نوح

علیہ السلام کے نافرمان بیٹے پر کبھی عذاب نہ آتا۔ اور نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ آذر جہنمی ہوتا۔
اور نہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی قارون ہلاک ہوتا

شعر　　پسر نوح با بدان بنشست　　خاندان نبوتش گم شد

غرض ولایت اور بزرگی رسول کی سچی غلامی اور شریعت کی پابندی سے حاصل ہوتی ہے
ایک ایسا فرد دکھلادو کہ بغیر عمل کے خدا کا مقبول بندہ بن گیا ہو۔ مجاذیب کو رہنے دیجئے کہ جو
عشق الٰہی میں عقل و تمیز کھو چکے ہیں۔ حیرانی اور سرگردانی کے سوا کوئی شے اُن کے پاس نہیں
رہی ایسے لوگوں سے تو تکلیف شرعی ساقط ہو چکی ہے مگر صاحب عقل و ہوش کے لئے مقام
قرب میں پہنچنے کے واسطے شریعت کی پابندی کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے ایسا صحیح اور سچا
راستہ کہ جس پہ چلنے سے خدا اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی حاصل ہو وہ راستہ صحابۂ
کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا ہے جن کے بارہ میں قرآن نے یہ فیصلہ صادر فرمایا مَنْ یَّبْتَغِ
غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ؕ یعنی
جو صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم جیسے ایمان والوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے کی پیروی کرے گا
ہم اس کو پھیر دیں گے۔ جس طرف پھرا ہے۔ اور دوزخ میں داخل کریں گے۔ جو بہت برا ٹھکانہ ہے
یا جن کی صداقت اور سچائی پر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ
کی مہر تصدیق فرمادی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وہ راستہ اہل سنت والجماعت کا راستہ ہے جس کو آئمہ
دین نے دیانت اور علم کی روشنی میں دریافت کر کے خود اُس کی پیروی اختیار کی اور دوسروں
کو اُس پہ چلنے کی ہدایت فرمائی خصوصاً سراج الآئمہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ نے تحقیق فرما کر قرآن اور حدیث سے دین کے اصول و فروع ایسی خوش اسلوبی کے
ساتھ جمع کر دیئے جن پر عمل کرنے سے امت اسلامیہ میں ہزاروں اولیاء اللہ اقطاب وقت

وابدال زمانہ مشائخ طریقت علماء ربانی ظاہر ہوتے رہے۔ خود ہندوستان میں ایسے نیک بندوں اور خدادوست انسانوں کی کمی نہیں ہے حضرت شیخ المشائخ تاج الاولیاء علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ الشیوخ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ المشائخ حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ المشائخ حضرت خواجہ علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کلیر حضرت نظام الدین سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ شیخ المشائخ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ المشائخ خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ربانی خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد معصوم ربانی اور حضرت شاہ بہاؤ الحق زکریا ملتانی۔ حضرت خواجہ رکن عالم۔ حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ کے علاوہ اتنے حضرات اولیاء اللہ ہیں جن کو گذرے ہوئے زیادہ زمانہ نہیں ہوا۔ جیسے امام الاولیا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تاج الاصفیاء شاہ عبدالعزیز صاحب محدث، امام المفسرین شاہ عبدالقادر و شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہم۔ قطب العالم حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی۔ شیخ المشائخ خواجہ محکم دین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ پٹنہ اور حضرت شاہ ابوسعید و شاہ احمد صاحب دہلوی ہمارے علاقہ میں حضرت خواجہ سلیمان صاحب تونسوی حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی۔ شیخ المشائخ حضرت شیخ جوہر موج دریا۔ شیخ المشائخ حضرت شہدن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ دوست محمد صاحب قندہاری حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب موسیٰ زئی شریف حضرت خواجہ سراج الدین صاحب۔ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب شیخ المشائخ حضرت میانصاحب شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ واعظ الاسلام پیر احمد شاہ صاحب و قبلہ سید محمود شاہ صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ وغیرہ بہت اولیاء اللہ ہیں مگر جس کو بھی یہ مرتبہ نصیب ہوا۔ وہ شریعت مقدسہ کی

پابندی ہی سے نصیب ہوا ان میں سے ایک بھی خلاف شرع اور آزاد طبع نہیں تھے۔ بلکہ سب کے سب فقہ حنفیہ پر چلنے والے فروع اور اصول میں اس کے پابند تھے

سراج الائمہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے چند مناقب

یہ سب برکتیں اس لئے تھیں کہ جناب رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فقہ حنفیہ کے درست اور صحیح ہونے کی اس طرح تصدیق فرمائی کہ سراج الامت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے عالم دین ہونے کی بایں الفاظ خبر دی کہ آدم علیہ السلام مجھ پر فخر کرتے ہیں اور میں اپنی امت کے ایک مرد پر فخر کرتا ہوں جس کا نام نعمان اور کنیت ابو حنیفہ ہوگی وہ میری امت کا چراغ ہوگا ایک اور روایت میں ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام مجھ پر اور میں ابو حنیفہ پر فخر کرتا ہوں جو شخص اس سے محبت رکھے گا میں اس سے محبت رکھوں گا۔ سب سے بڑی بات یہ کہ جب اخیر زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں سے نزول اجلال فرمائیں گے تو ان کے فیصلے فقہ حنفیہ کے مطابق ہوں گے۔ اس لئے ان کی تابعداری کرنی اور ان کی فقہ پر چلنا عین سعادت اور نجات ابدی کا بہترین ذریعہ ہے خود حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میدان عمل میں بڑے شہسوار تھے اکتالیس برس تک عشا کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرمائی ۵۵ حج ادا کئے ایک رات بیت اللہ شریف میں کھڑے ہو کر دو رکعت میں تمام قرآن مجید ختم کیا۔ اور جب دعائے مغفرت کی تو غیب سے ندا آئی کہ ہم نے تیری اور تیرے راستہ پر چلنے والوں کی مغفرت فرمادی اور گناہ معاف کر دیئے ایک دن ان کے والد ماجد ثابت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضرت علیؓ نے ان کی اور ان کے اولاد کے بارے میں برکت کی دعا فرمائی۔ آپ آٹھ صحابیوں کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ ان سے ملے اور چند حدیثیں بھی

اُن سے نقل کیں دن رات قرآن و حدیث کے معانی اور مطالب بیان کرنے میں لگے رہتے۔ تقویٰ اور پرہیز گاری میں اس درجہ انہماک تھا۔ کہ ایک دن دوپہر کے وقت اپنے ایک مقروض کے گھر قرضہ وصول کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اس کی دیوار کے سائے میں کھڑے ہو کر قرض کا مطالبہ نہ کیا بلکہ سخت گرمی کے باوجود دھوپ میں کھڑے ہوئے اس کو آواز دے رہے تھے کسی شخص نے یہ دیکھ کر عرض کیا کہ سایہ میں کھڑے ہو جائیے فرمایا یہ میرا مقروض ہے اور مقروض کی کسی چیز سے فائدہ اُٹھانا شرعاً ناجائز ہے۔ آپ صائم الدہر اور قائم اللیل رہتے تھے۔ تیس برس متواتر آپ نے روزے رکھے۔ سات ہزار قرآن مجید ختم کئے۔ ہزاروں دین کے پیشوا اور لائق شاگرد چھوڑے۔ شاگردوں میں امام یوسفؒ۔ امام محمدؒ۔ امام زفرؒ۔ عبداللہ بن مبارکؒ وغیرہ علم و فضل میں اپنی نظیر نہ رکھتے تھے دو صدی ہجری میں آپ نے وفات پائی بغداد میں دفن کئے گئے۔ آج بھی آپ کا مزار فیوض اور برکات کے لحاظ سے مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

امامِ وقت کی تقلید کرنی عین تحقیق ہے اور اس کو اختیار کرنا موجب اجر و ثواب ہے

حق تعالےٰ نے قرآن مجید میں فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور آیتہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ کے ذریعہ تقلید کا ضروری اور لازمی ہونا ظاہر کر دیا ہے اگرچہ اس میں اہل استنباط اور کمال علمی کے سوا جیسا کہ اس آیت سے واضح ہے کسی اور شرط کی قید نہیں ہے۔ اور نہ کسی خاص آدمی کی تقلید کرنے کا حکم ہے لیکن اس بارہ میں جو فضیلت اور خصوصی امتیاز سراج الامۃ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہے اس کا یہ تقاضا ہے کہ ہر مسئلہ میں ان کی تحقیقات

کی طرف رجوع کیا جائے اور کوئی بات اپنی طرف سے دین میں پیدا کر کے بدعات کو رواج نہ دیں
شیخ عبدالحق دہلوی مدارج النبوت میں لکھتے ہیں تقلید محقق عین تحقیق است یعنی کسی محقق عالم کے
پیچھے چلنا ہی اصل تحقیق ہے۔ مگر افسوس اس زمانہ میں بعض لوگ برائے نام حنفیت کے جھوٹے
دعوے دار بہت پیدا ہو گئے ہیں۔ جو فقہ حنفیہ کی پیروی کرنے کی بجائے رسم و رواج کے پابند
ہیں اور بدعات مروجہ کو فروغ دینے کے لئے من گھڑت باتیں اور غلط استدلالات پیش کرتے
اور مخلوق کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور غیر مقلدوں کی طرح قرآن اور حدیث سے اپنے مفید مطلب معنی
نکالتے رہتے ہیں امام صاحب اور اُن کے شاگردوں کی تحقیقات پر نہیں چلتے ایسے لوگ بدعات
کی حمایت میں بے استناد مسئلے بیان کر کے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں اگر ان سے
کہا جائے کہ یہی تحقیق فقہ حنفیہ اور عقائد کی کتابوں اور بزرگان دین کی تصریحات سے دکھلاؤ تو
بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔ یا بزرگانِ دین کی عبارتوں کے غلط معنی لے کر عوام کو دھوکا دینے اور ان
کو اپنے جال میں پھنسائے رکھنے کی کوشش کرتے اور چاہتے ہیں کہ جہلاء اپنے طبعی رجحانات کے
ماتحت ہمارے معتقد بنے رہیں اور نذر و نیاز میں کسی قسم کی کمی نہ کریں۔ کوئی معقول یا صحیح جواب دینے
کی بجائے اصلاح کرنے والوں کو اُلٹا وہابی وہابی کہہ کر بدنام کرنے اور وہابیت کا جھوٹا الزام لگا کر
حق کی آواز کو دبانے کی سعی کرتے ہیں۔

جناب رسول علیہ السلام کی محبت اور بزرگوں کے ساتھ عقیدت مندی ظاہر کرنے کے
لئے رقص و سرود کی مجلسیں گرم کی جاتیں اور سچی جھوٹی باتیں بنا کر اپنی پارسائی کا ثبوت پیش کیا
جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت اور ان
کی ناموس کی حفاظت پر جان قربان کرنا اور بزرگوں کی تعظیم و تکریم کرنی دعاؤں میں یاد رکھنا ثواب
پہنچانا اور عقیدت مندی کے ساتھ ان کے مزارات پر فاتحہ خوانی کی غرض سے حاضری دینا جزوِ

ایمان ہے مگر زبان سے جھوٹے دعوے کرنے اور عمل سے اُس کی تردید کر دینی منافقوں کا کام ہے مخلص اور دیندار مسلمانوں کا ایسا فعل نہیں ہوا کرتا محبت تو یہ تھی کہ دنیا میں ان کے اسوۂ حسنہ کی اشاعت کرتے۔ اس پر خود عمل کرتے اور دوسروں کو کراتے ان کے فرمان کے خلاف سرِ مُو ادھر اُدھر قدم نہ اُٹھاتے ان کی عزت اور آبرو پر پروانہ وار جان قربان کرتے تو بے شک سچے عاشق کہلائے جاتے۔ مگر یہ سب کام تو دنیا سازی اور نفس پروری کے لئے کئے جاتے ہیں اس لئے کہ عوام کو خوش کرنے کے سامان مہیا کرنے اور ان کی عقیدت کو مستحکم اور مضبوط کرنے کے واسطے من گھڑت باتیں سناتے رہتے ہیں۔ یہانتک کہ عوام اس عقیدہ پر پختہ ہو جاتے ہیں کہ دنیا اور آخرت کی فلاح اور کامیابی اسی میں ہے کہ پیر سائیں کو خوش رکھا جائے اور ان کی راحت رسانی اور فارغ البالی میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہو ورنہ وہ ناراض ہو کر سب کچھ چھین لیں گے۔ جب یہ نقش عوام کے دل پر قائم ہو جاتا ہے تو وہ پیر سائیں کے اشاروں پر ناچنا شروع کر دیتے ہیں۔

مسلمانو! جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بزرگان دین سے دلی محبت رکھو۔ محبت کے زبانی دعوے نہ کرو بلکہ ان کی تابعداری اور غلامی اختیار کر کے جو شریعت مقدسہ کی پابندی سے حاصل ہوتی ہے ان کی ارواح طیبہ کو خوش کرو حدیث شریف میں ہے مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحْیَانِیْ جس نے میری چھوڑی ہوئی سُنّت کو نئے سرے سے زندہ کیا اُس نے گویا مجھے زندہ اور میری یاد کو تازہ کر دیا۔ فقہ حنفیہ کے مطابق سچا دین سیکھو۔ رسم و رواج کو چھوڑو جناب رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور بزرگوں کی اداؤں پر جان دینا اور دین کی خاطر قربانی کرنے کا صحیح جذبہ پیدا کرو۔ کہ مسلمانی اسی کا نام ہے مولانا ظفر علی خاں صاحب فرماتے ہیں ؎

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی — مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی عزت پہ — خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

فرائض وسنن کے علاوہ نوافل کی کثرت اور ورد و وظائف کا روزانہ وظیفہ تصفیہ قلب میں ممد و معاون ہے

صلوٰۃ التسبیح کے پڑھنے کی ترکیب اور اس کے فوائد کا بیان

جناب رسول مقبول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا چچا جان اگر آپ صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعتیں ہر روز اور اگر ہر روز نہ ہو سکے تو ہر جمعہ نہ ہو سکے تو ہر ماہ میں ایک بار اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اگر یہ بھی نہ ہو سکے ..... تو عمر میں ایک ہی دفعہ پڑھ لیا کریں تو اللہ ذوالجلال تمام خطائیں اول اور آخر نئی ہوں یا پرانی معاف کر دے گا اور جو گناہ بطور خطا کے یا جان بوجھ کر ہوئے ہیں یا ان میں جو چھوٹے بڑے یا ظاہر اور چھپے ہوئے ہیں وہ سب کے سب بخش دے گا۔

ترکیب اس کی یہ ہے کہ پہلی رکعت میں فاتحہ اور سورہ پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ مرتبہ پڑھے پھر رکوع میں تسبیحات پڑھکر دس مرتبہ یہ دعا پڑھے پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس دفعہ اور سجدہ میں دس دفعہ سجدہ سے اٹھکر جلسہ میں دس دفعہ پھر دوسرے سجدہ میں دس دفعہ پھر اٹھ کر جلسہ استراحت میں بیٹھ کر دس دفعہ اسی طرح ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ پڑھے اس حساب سے چاروں رکعت میں تین سو مرتبہ ہوگا۔ مروی ہے کہ ان چار رکعتوں میں یہ چار سورتیں الھاکم التکاثر، والعصر،

قل یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ، قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ہ پڑھے اور سورتیں بھی آئی ہیں۔ اس لئے جو سورۃ آسان ہو وہی پڑھا کرے۔

نماز تہجد

حدیث جناب رسول مقبول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ ایک زمین پہ کھڑے کئے جائیں گے۔ پکارنے والا پکارے گا۔ کہ وہ انسان کہاں ہیں کہ اُن کے پہلو بستروں سے الگ ہوتے تھے۔ یعنی تہجد پڑھنے والے تھے اور وہ تھوڑے ہوں گے۔ پس وہ جنت میں داخل ہوں گے سوائے حساب کے بعد ازاں تمام لوگوں کو حساب دینے کے لئے جانے کا امر کیا جائے گا۔

حدیث ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا گیا یا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کونسے وقت دعا جلد مقبول ہوتی ہے فرمایا آخر رات کے وسط یعنی تہائی رات کے وقت اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنی مبارک کلام سورہ الٓمٓ سجدہ کے دوسرے رکوع میں تہجد گذاروں کی اس طرح تعریف فرمائی ہے۔ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ہ یعنے اُن کے پہلو بچھونوں سے دور رہتے ہیں اپنے رب العلمین کو اُس کے غصے کے خوف اور اُس کی خوشنودی کی امید کی وجہ سے پکارتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں۔

حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب رات کو جاگ آئے تو بیدار ہوتے ہی

چوتھا اور تیسرا کلمہ پڑھ کر کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اے اللہ مجھے بخش دے۔ اور جو دعا چاہے مانگے مقبولیت کا وقت ہے اور تہجد کی نماز بھی قبول ہوگی۔ جب تہجد کی نماز پڑھنے لگے تو پہلے دو رکعت نفل تحیۃ الوضو اس طریقے سے پڑھے اوّل رکعت میں الحمد شریف کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں اٰمن الرسول پڑھکر کل مومنوں کی روح پاک کو ثواب بخش دے تاکہ ان کے روح پاک کو بھی آرام پہنچے پھر نماز تہجد پڑھنی شروع کرے۔ فارغ ہونے کے بعد سات مرتبہ یا مقلب القلوب ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ اور سات مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اور سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھے بعد ازاں اخیر شب میں کم از کم دو رکعت نماز تہجد ادا کرے زیادہ جتنی بھی پڑھ سکے پڑھے ایک دن جناب رسول مقبول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہجد کے لئے رات کو نہ اٹھ سکے تو آپ نے دن میں زوال سے پہلے بارہ رکعتیں بھی آئی ہیں ادا فرمائی تہجد کی نماز میں لمبی قرأت کرنی چاہئے۔ اور بڑی سے بڑی سورت جو یاد ہو پڑھا کرے اگر یاد نہ ہو تو اس کے پڑھنے کی دو صورتیں ہیں پہلی یہ کہ اوّل رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ اَحَدٌ بارہ مرتبہ اور دوسری رکعت میں گیارہ مرتبہ پھر اسی طرح ہر رکعت میں ایک مرتبہ کم کرتا ہے یہاں تک کہ بارہویں رکعت میں صرف ایک مرتبہ رہ جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہر رکعت فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تہجد کی نماز اخیر رات میں ادا کرنی افضل ہے آدھی رات گذرنے کے بعد تہجد کا وقت ہو جاتا ہے۔

نماز اشراق: صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آفتاب نکلنے پر کم از کم دو رکعت نماز اشراق کی ادا کرے اسی طرح چار یا چھ رکعتیں پڑھے۔

نماز چاشت: اس نماز کی کم از کم چار اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں ہیں۔ یہ نماز دس

نبے کے قریب ادا کی جاتی ہے اس نماز کو عربی میں صلوٰۃ الضحیٰ کہتے ہیں۔

صلوٰۃ الاوابین مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد جو چھ رکعتیں ادا کی جاتی ہیں۔ ان کو عام لوگ صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں اس کی زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں ہیں۔

نوافل عصر:۔ نماز عصر کے فرض سے اول چار رکعتیں ہیں۔

نوافل عشاء:۔ عشا کے فرض سے اوّل چار رکعتیں ہیں۔

ایام بیض کے روزہ:۔ ہر مہینہ کی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا احادیث شریف میں بڑا ثواب آیا ہے ان دنوں کے روزوں کو ایام بیض کہتے ہیں۔

ہر ہفتہ میں دوشنبہ سوموار اور جمعرات کے روزہ رکھنے کا ذکر بھی حدیث شریف میں آیا ہے

شش عید کے روزہ شوال کے مہینہ میں عید کے بعد متصل یا متفرق طور پر چھ روزے رکھنے موجب ثواب ہیں۔

روزہ ذی الحجہ ذی الحج کے مہینہ اوّل سے نہم تک روزے رکھے جائیں اور اگر آسانی نہ ہو تو کم سے کم عرفہ کے دن یعنے نویں ذی الحج کا روزہ حتی المقدور ترک نہ کیا جائے مگر حاجی کو معاف ہے تاکہ احکام حج میں تکلیف محسوس نہ ہو۔

روزہ عاشورہ محرم کے مہینہ کی نویں اور دسویں میں دو روزے ملا کر رکھے حدیث شریف میں اس عاشورہ کے روزے کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے۔

علاوہ ازیں جس قدر ہو سکے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرے زیادہ سے زیادہ چالیس روز میں ضرور ایک قرآن مجید کا ختم کر لینا چاہئے اگر ہو سکے صبح کی سنتوں کے بعد فرض نماز سے پہلے اکتالیس بار سورۃ فاتحہ معنوں کا خیال کر کے پڑھے۔

بعد نماز فجر و شام:۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ سو دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سو دفعہ لَآ اِلٰہَ

اِلَّا اللّٰہ سو دفعہ اللّٰہُ اَکْبَر سو دفعہ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ط وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط سو دفعہ اور درود پاک اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ ط سو مرتبہ پڑھا کریں اور اسی طرح شام کی نماز کے بعد ان چھ تسبیحوں کو پڑھا کرے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ؕ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ سو مرتبہ اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا اَللّٰہُ اکتالیس مرتبہ اور اگر فراغت ہو تو ہر روز ایک منزل دلائل الخیرات کی پڑھا کریں۔

عشا کی نماز کے بعد:۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ط بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ط ایک سو دفعہ اور اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔

ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر ۳۴ مرتبہ اور چہارم کلمہ توحید ایک مرتبہ آیۃ الکرسی ایک مرتبہ درود شریف کم از کم دس بیس دفعہ پڑھا کریں۔

بعد ازاں۔ یہ وظائف بھی حضرات چشتیہ کے معمول یہ ہیں وظائف مذکورہ سے فارغ ہونے کے بعد ساتھ ساتھ یہ وظائف بھی اہل چشت بعد نماز فجر کے ادا فرماتے ہیں۔ کلمہ چہارم دس مرتبہ سورہ یٰسین شریف ایک بار استغفار سو بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ سو مرتبہ مع بسم اللہ شریف کے کلمہ طیب ایک سو ایک بار اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا اَللّٰہُ اکتالیس بار بحضور قلب پڑھے اور درود شریف بھی سو بار پڑھے۔ بعد نماز ظہر سو بار کلمہ طیب اور سو بار درود شریف بعد ازاں سورۃ فتح ایک بار اور دلائل الخیرات کی منزل اور اَللّٰہُ الصَّمَدُ پانسو بار سورۃ اِذَا جَآءَ اکیس بار اور عصر کے بعد سورۃ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ایک مرتبہ اور سو بار کلمہ طیب اور

سو بار درود شریف اور اکتالیس مرتبہ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِکَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ دِل لگا کر پڑھے اور نمازِ عشا کے بعد سورۃ سجدہ یا سورۂ ملک ایک مرتبہ کلمہ طیب سو دفعہ درود شریف سو دفعہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ایک سو ایک مرتبہ بحضورِ قلب پڑھے۔

صبح و شام کے وظیفے اور دعائیں، رحمتِ الٰہی کے دو بڑے خزانے

(۱) بخاری شریف کے خاتمے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ دو کلمات زبان پر آسان وزن میزان میں بھلے حق تعالےٰ کو بہت پیارے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ محدثین حضرات فرماتے ہیں صدق دل سے تسبیح مذکورہ روزمرہ پڑھی جائے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تو بھی حق سبحانہٗ وتعالیٰ مٹا دے گا۔ ان پاک کلموں کی صبح و شام ایک ایک تسبیح کرنی فراہمی ذخیرہ آخرت کا ایک بڑا بھاری ذریعہ ہے۔

(۲) سید الاستغفار:۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ (رواہ البخاری) جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صدق دل سے یہ کلمات صبح کے وقت پڑھے گا اور اُسی دن کی شام سے پہلے مر جائے گا۔ تو وہ بہشتی ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ کلمات رات کو پڑھے گا اور صبح ہونے سے پہلے مر جائے گا۔ تو وہ بھی جنتی ہوگا صبح اور شام کم از کم تین مرتبہ پڑھے۔ پانچوں کلمے اور ننانوے نام خدا تعالیٰ کے ایک ایک بار

آیت الکرسی اور آیت اٰمن الرسول آخر سورۃ تک ایک ایک بار اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰ وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ تین مرتبہ پڑھا کریں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ تین مرتبہ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط تین مرتبہ صبح اور شام پڑھا کریں۔ اور سورۃ حشر کی یہ آخری آیتیں ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ط سے وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تک پڑھے اور رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا ط صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین بار اور تیسرا کلمہ تمجید اور چوتھا کلمہ توحید سات سات مرتبہ اور اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ط سات مرتبہ درود پاک سات بار چاروں قل سورۃ کافرون سورہ اخلاص معوذتین سات سات بار ایۃ الکرسی سات بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ سات بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ سَمِیْعٌ مُّجِیْبُ الدَّعْوَاتِ سات بار اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ لِیْ خَیْرًا عَاجِلًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَاَنْتَ اَھْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا شَرًّا یَا رَبِّ وَاَنْ لَنَا لَہٗ اَھْلًا فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ط سات بار پڑھے ان جملہ دعاؤں کو مسبعات العشر کہتے ہیں۔ جو ہر ایک سات دفعہ پڑھی جاتی ہیں۔

وظیفہ تسبیح فاطمہ:۔ ایک دفعہ جناب سیدالنساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جناب سیدالمرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنے ہاتھوں کے آبلے (چھالے) دکھائے جو طعام پکانے اور چکی پر آٹا پیسنے سے پڑ گئے تھے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہؓ جو غریب عورتیں محنت اور مشقت کے لئے چکی پیسیں کی اُن کو امیر عورتیں ملنے دیں گی کہ تم ہمارے آٹے پیسنے والی ہو تو مفلسی ہونے کے باوجود اُن کی دلشکنی ہوگی تو تُو اُن کی دلجوئی کے لئے

نمونہ عمل لاج پال بن چونکہ وہ بیچاری اس وقت تیرا اُسوۂ حسنہ پیش کریں گی کہ فاطمہؓ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں نے بھی چکی پیسی ہے میں تو اسی لئے اکثر دُعا مانگا کرتا ہوں اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ ۔ ترجمہ الٰہی زندہ رکھ مسکینی میں اور موت دے مجھے مسکینی میں اور اُٹھانا مجھے مسکینوں کے گروہ میں فرمایا اے فاطمہ مجھے اُمت بہت ہے میں اُن کے لئے بہت غمگین رہتا ہوں اس لئے تجھے چاہیئے کہ ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہ تینتیس ۳۳ مرتبہ الحمد للہ تینتیس ۳۳ مرتبہ اللّٰہُ اکبر چونتیس ۳۴ مرتبہ پڑھا کرو یہ وظیفہ تسبیح فاطمہ کے نام سے مشہور بھی ہے۔ یہ وظیفہ سامان اُخروی کا بہت بڑا ذریعہ ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کی ایک تسبیح پڑھنا یا کلمہ تمجید کی پورے طور روزانہ ایک تسبیح پڑھنا گویا عرش الٰہی کا خزانہ ہے۔

رزق کشادگی کا مجرب نسخہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۔ جو شخص روزمرہ سو مرتبہ پڑھے گا۔ تو اُس کے لئے فقر و فاقہ سے امان ہوگی اور اُس کو قبر کی وحشت سے اُنس و تسلی ہوگی اور اُس کے لئے بہشت کے دروازے کُشادہ ہوں گے۔ دوسری روایت میں ہے کہ واسطے اُس کے ہر تنگی اور غم سے کشادگی ہوگی اُسے خیال تک نہ ہوگا۔ کہ کہاں سے روزی ملتی ہے۔ اس تسبیح کو اکثر صبح کو کیا کرتے ہیں۔

درود شریف کی فضیلت

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُمت کے ساتھ بہت محبت تھی اُمت کو چاہیئے بکثرت سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک ذات پر درود شریف پڑھا کریں درود پاک وُہ جس میں آل و اصحاب کا ذکر بھی آئے

حدیث: جناب نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ پر بکثرت درود پاک بھیجا کرو کیونکہ یہ درود تمہاری سب مشکلات اور سختی اور ہر تنگی کو دُور کریگا۔ اور فرمایا کہ جو شخص مجھ پر سو بار درود شریف بھیجے گا تو حاجتیں اُس کی پوری ہوں گی جن میں سے تیس تو دنیا میں باقی آخرت میں اُس کی

حاجت روائی ہوں گی۔

حدیث:۔ جو شخص ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے اللہ تعالیٰ عزوجل اس کے دس گناہ معاف فرماتا ہے اور دس نیکیاں اُس کے حق میں لکھی جاتی ہیں یعنی اُس پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور دس درجے بلند ہو جاتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس درود بھیجنے والے کے جواب میں خود سلام بھیجتے ہیں لہذا اذکار الٰہیہ میں درود شریف بہترین ذکر ہے۔ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت مرحومہ کیلئے مغفرت مانگا کرتے تھے لہذا مسلمانوں کو بھی چاہیئے یہ دعا بکثرت پڑھا کریں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بعد ازاں ہر نماز کے بعد پانچ سات مرتبہ یہ دعا بھی پڑھا کریں رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ سات مرتبہ پڑھا کریں۔ تین مرتبہ ہر نماز کے بعد یَا حَفِیْظُ اِحْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلِیَّاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ تین مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھیں یَا غَنِیُّ اَغْنِنِیْ وَرْزُقْنِیْ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا بِغَیْرِ حِسَابٍ انشاء اللہ العزیز اس کے پڑھنے سے تنگدستی نہ رہے گی۔ بعد نماز تہجد بکمال اخلاص سے ہفت بار اس وظیفہ کو پڑھا کریں اوّل آخر درود شریف ایک بار پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَالَ الْمَعْرِفَتِ وَحَقِیْقَۃَ الْیَقِیْنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۵ اس دعا مذکورہ کو بعد از نماز تہجد کے اور وظیفہ سلوک نفی اثبات و پاس انفاس کے بعد اور صبح کی نماز ورد و وظائف اور شجرہ سلاسل سے فارغ ہونے کے بعد بکمال اخلاص بحضور قلب سات مرتبہ پڑھا کریں۔

تہجد کی نماز کے بعد کم از کم تین مرتبہ بحضور قلب یہ دعا بھی ضرور پڑھا کرے۔ اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ۔ ترجمہ اے اللہ پھیرنے والے دلوں کے پھیر قلب ہمارے طرف بندگی اپنی کے۔

نیز یہ دعا بھی اسی طرح پڑھے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ ترجمہ۔ اے پلٹنے والے دلوں کے ثابت رکھنا قلب میرا اپنے دین پر۔

یہ دعا گیارہ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھا کرے فہم اچھا ہوگا نسیان جاتا رہے گا۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ بِکَ عَلٰی طَاعَتِکَ۔

ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ یہ دعا پڑھا کریں۔ اَللّٰھُمَّ رَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَمِنَ النَّارِ۔

مشکل حاجتوں کے پورا ہونے کا عمل

آیت کریمہ امام المفسرین شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جو اعمال حصول تمام مقاصد میں جلالی ہو یا جمالی اس کو اسم اعظم میں شمار کرنا چاہئے وہ یہ ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور فرمایا جناب سید المرسلین شفیع المذنبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کی ہے کہ پیٹ مچھلی میں پڑھی تھی جو مسلمان جس کسی مطلب کے لئے اس آیت مبارک سے دعا کرے گا اس کی دعا جلد مقبول ہوگی اور یہ دعا از حد مجرب و مؤثر ہے خواہ کسی کام میں اس ورد سے دعا کرے اور مکہ مکرمہ کے مشائخ بھی اس کی سریع التاثیر اور خلاف نہ ہونے پر اجماع اور متفق ہیں۔ اور ان مشائخ عظام نے بہت سے طریقے اس آیت کریمہ کے ذکر فرمائے ہیں ان میں سے چند ایک لکھ دیئے جاتے ہیں۔

ترکیب آیت کریمہ برائے مطلب براری۔ (۱) بہ نیت حاصل مطلب بارہ یوم تک بارہ ہزار مرتبہ ہمیشہ پڑھے۔ (۲) ہر روز بارہ سو دفعہ چالیس دن تک پڑھے اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ (۳) ہمیشہ تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھے۔ حصول مقصد تک پڑھتا رہے۔ (۴) اس آیت شریف کے پہلے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ[1]

---

[1] استغیث کی بجائے بعض مشائخ یحیٰ پڑھتے ہیں مگر مجھے یحیٰ کی بجائے استغیث پڑھنے کی اجازت ہے غرض دونوں طرح جائز ہے۔

بڑھا کر ستر مرتبہ رات کے وقت چالیس دن تک اندھیرے مکان میں جس میں چراغ وغیرہ نہ جلتا ہو وہاں شوق سے پڑھے ایک بزرگ فرماتے ہیں اگر اندھیرے مکان میں وحشت گھبراہٹ ہو یا بسبب موسم گرما کے اندھیرے مکان میں حبس ہو تو وہاں قبر کے اندھیرے اور قبر کے حبس و گھبراہٹ کو یاد کرے وہاں سوائے نیک اعمال اور بجز رحمت الٰہی کے کون ٹیکھا چلائیگا کون دستگیری کریگا کونسا آدمی گھبراہٹ سے تسکین دیگا آج دنیا میں اندھیرے مکان کے حبس سے گھبراتے ہو قبر اور میدان محشر کی تکلیف سے ڈر کر نیت صاف کر کے نیک اعمال کرنیکی کوشش کرو حق تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کی پہچان کرو شرک اور بدعات سے باز آؤ اسکے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرو اور اسکے نیک بندوں کے قدموں پر چلو کرامت کے متلاشی نہ بنو استقامت اور حسن خاتمہ کے طلبگار بنو مخلوق کے ڈر سے اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرو مخلوق کے دکھانے کے لئے اعمال اور وظائف کے پیچھے نہ پڑو محض رضا الٰہی کے لئے درود وظائف کرو حق تعالیٰ برکت دے گا۔ بڑے سے بڑا حصول مطلب یہ ہے کہ طالب المولیٰ ہونا چاہئے جس کا مولیٰ ہو جائے اسے دوسرے کی کیا پرواہ "جس کا رب اس کا سب" مولیٰ کریم بھی تب راضی ہوگا جبکہ اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جائے۔

جب اندھیرے مکان میں اس آیت کریمہ کا ورد کیا جائے تو پانی کا پیالہ پاس رکھے پانی میں ہاتھ بھگو کر اپنے بدن پر ملتا رہے۔ ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ گیارہ دن تک پڑھے یا چالیس یوم تک پورا کرے (خواہ کئی آدمی مل کر پڑھیں) ہر قسم کا گوشت پیاز لہسن اور ہینگ اور حقہ سگریٹ کا پرہیز ضرور رکھے پس حاصل یہ ہے اس آیت کریمہ کے وظائف پڑھنے میں اثر و برکت میں کچھ شک و شبہ نہیں کس واسطے کہ ایسا عمل اور کوئی نہیں ہے کہ جس کی تسلی قرآن مجید سے بھی ثابت ہو اور صحیح حدیث شریف میں موجود ہے اور قرآن کریم کی سورۃ انبیاء میں اللہ سبحانہٗ تعالےٰ فرماتا ہے جب حضرت ذوالنون علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اس آیت مبارک کے توسل سے دعا مانگی تو ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اور غم سے اس کو نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

غضب الٰہی کو بجھانے اور گناہ بخشوانے کا مجرب عمل استغفار ہے

استغفار پڑھنے کی فضیلت۔ فضائل کے باب میں یہ بھی آیا ہے جس کے پاس سونے کے لئے جھونپڑا اور اوڑھنے کے لئے کپڑا کھانے کے لئے پاس ٹکڑا نہ ہو اس قدر تنگدست اور مفلس ہو ساتھ ہی گناہ اس قدر ہوں کہ سوائے بخشش الٰہی کے ہر طرف سے مایوس ہو تو فرمایا جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کثرت سے پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ط وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط اگرچہ اُس کے گناہ پہاڑوں سے بھی بھاری ہوں گے۔ تو بھی حق تعالیٰ انہیں کافور کر دے گا اس کے پڑھنے والے کو نجات دے گا۔ ذات باری سبحانہٗ وتعالےٰ کی طرف سے بخشش کا دروازہ اس پر کھل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کے بجھانے والا یہ استغفار ہے۔

حدیث شریف میں اس استغفار کی بڑی فضیلت آئی ہے عشاء کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس استغفار کو ستّر مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔ اس کے پڑھنے سے اس شخص کی تنگی اس طرح نکل جائیگی جس طرح آٹے سے بال نکالا جاتا ہے اُسے گمان بھی نہ ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کہاں سے رزق بھیجا ہے اور کہاں سے آیا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے جب انسان مرجاتا ہے۔ تو دو دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ ایک وہ دروازہ جس میں سے اُس کی نیکیاں آتی جاتی تھیں دوسرا وہ دروازہ جس میں اس کا رزق آتا تھا مرنے کے بعد دونوں دروازے بند ہو جاتے ہیں پس میرے عزیز بھائی بہنو اب تندرستی اور زندگی ہے رحمت الٰہی کا دروازہ کھلا ہے قسمت والو لوٹ لو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط کے پڑھنے کی بھی بڑی فضیلت آئی ہے۔

سکرات موت سے نجات اور نزع کی آسانی کی دعاء۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ

اے اللہ میری مدد کر موت کی بیہوشیوں پر اور موت کی سختیوں پر) ہر نماز کے بعد

کم از کم تین مرتبہ پڑھا کرو۔

نیز یہ دعا بھی عام طور پر نمازوں کے بعد ہاتھ اُٹھا کر پڑھا کریں مگر یاد رہے جب مقتدی آمین آمین کریں تو آدمیوں کے سامنے نبی کی جگہ نا پڑھیں ورنہ قوم کی خیانت ہوگی باآداب دوزانو بیٹھ کر دعائیں مانگنا اول آخر حمد باری تعالےٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھا کریں دعا جلد قبول ہوتی ہے آداب دعا یہ ہے۔ قبلہ رو ہو کر بیٹھے عجز انکسار سے دعا مانگے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔ (اے اللہ معاف کر مجھ کو اور رحم فرما اور ملا دے مجھ کو بڑے اعلیٰ رفیق سے)

گھر میں داخل ہونے اور اُس سے نکلنے کے وقت کی دُعا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا وَتَوَکَّلْنَا

اللہ کے نام سے ہم داخل ہوتے اور اُسی کے نام کی برکت سے باہر نکلتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں

سونے کے وقت کی دُعا۔ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ (رواہ ترمذی) (اے اللہ تو مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن کہ تو قبروں سے اُٹھائے گا۔ اپنے بندوں کو۔)

بیدار ہونے کے وقت کی دعا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

خدائے تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف اُٹھنا ہے

نماز استخارہ

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جب کسی کام کے اچھے یا بُرے ہونے کو معلوم کرنا ہو تو پہلے دو رکعت بہ نیت استخارہ ادا کرے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھے سلام پھیرنے کے بعد پھر یہ دُعا پڑھے آخر میں اپنی حاجت بیان کرے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس پر اس کی اس حقیقت کو ظاہر فرما دیں گے بعد ازاں یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ

تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ ط

استخارہ کا دوسرا طریقہ یہ ہے مشائخ چشت علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ کہ بعد نماز عشاء استخارہ کی نیت سے دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے تین تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے بعد سلام پھیرنے کے اوّل و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر یہ چار اسم یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَا بَشِیْرُ بَشِّرْنِیْ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَا مُبِیْنُ بَیِّنْ لِیْ سو سو مرتبہ پڑھے پھر قبلہ کی طرف منہ اور قطب کی طرف سر اور جنوب کی طرف پاؤں کر کے زمین پر سو رہے اور اگر عذر ہے مخیر ہے مگر کسی سے گفتگو نہ کرے درود پاک پڑھتا پڑھتا سو جائے اور یہ عمل دوشنبہ سوموار یا جمعرات پنجشنبہ کی رات کو کرے اگر پہلی رات میں معلوم نہ ہو تو تین یا سات رات کرے انشاء اللہ العزیز جو کچھ مقصد ہوگا معلوم ہو جائے گا۔

ادائے قرض کی دعا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ (رواہ ابوداؤد) (یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری فکر اور غم سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری عاجزی اور سستی سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری بزدلی اور بخل سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری قرض کے گھیر لینے سے اور لوگوں کی جھڑکوں سے بچنے کے لئے تیری حفاظت چاہتا ہوں۔

جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو یا کوئی مہم پیش آئے تو یہ پڑھے

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

کافی ہے مجھے اللہ تعالیٰ اور اچھا ہے میرا کارساز اچھا ہے میرا مولیٰ اور اچھا ہے میرا مددگار

ادائیگی قرض کے لئے پانسو بار پڑھے اور اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے باذن اللہ تعالیٰ قرضہ سے نجات حاصل ہوگی۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ط کم از کم ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھا کریں اوّل آخر درود شریف ایک ایک بار پڑھیں اگر کسی نماز کے ساتھ تین تسبیح مقرر کر لیں تو بیحد فائدہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ اُس کا قرضہ نہ رہے گا۔ اور حق تعالیٰ حلال روزی عطا فرمائے گا۔

ترقی حافظہ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا بِحِکْمَتِکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتِکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

برائے نسیان - اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ بِالْکِتَابِ بَصَرِیْ وَطَلِّقْ بِہٖ لِسَانِیْ وَاشْرَحْ بِہٖ صَدْرِیْ وَاسْتَعْمِلْ بِہٖ جَسَدِیْ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ فَاِنَّہٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ۔

ترقی فہم - اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْنَا مِنْ ظُلُمَاتِ الْوَھْمِ وَاَکْرِمْنَا بِنُوْرِ الْفَھْمِ وَافْتَحْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ فَضْلِکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا خَزَائِنَ رَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ فَاِذَا قَرَاْنٰہُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ ۔ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰی ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝ اسباق پڑھنے سے پیشتر کم از کم گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کریں اوّل آخر درود شریف ایک ایک بار پڑھیں۔ بعد از نماز عشاء چالیس مرتبہ پڑھ لیا کریں باذن اللہ تعالےٰ حافظہ تیز ہوگا۔ نسیان جاتا رہے گا۔

کسی مجلس سے اُٹھنے کی دُعا - سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ۝ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

ترجمہ پاک ہے اللہ کے ساتھ تعریف اُس کی کے پاکی بیان کرتا ہوں میں تیری اے اللہ ساتھ تعریف تیری کے گواہی دیتا ہوں نہیں کوئی لائق بندگی کے سوائے تیرے بخشش چاہتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے سامنے۔

وضو کرتے وقت کہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

درمیان وضو کے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ۔ (یا اللہ بخشدے میرے گناہ اور کشادہ دے میرے گھر میں اور برکت دے میری روزی میں)

وضو کرنے کے بعد یہ دُعا پڑھے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۫ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط نہیں ہے کوئی شریک اُس کا اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ بیشک سردار ہمارے اور مولیٰ ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ اے اللہ کردے ہمیں توبہ کرنے والوں میں اور کردے مجھے پاک صاف لوگوں میں سے

مسجد میں جانے کی دُعا۔ اوّل درود شریف پڑھ کر پھر کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ بعد ازاں یہ دُعا پڑھ کر داہنا پاؤں مسجد میں رکھے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اے اللہ کھولدے میرے واسطے دروازے اپنی رحمت کے۔

مسجد سے باہر نکلنے کی دُعا۔ پہلے درود شریف پڑھ کر پھر یہ کہہ کر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ۔ بعد اس کے یہ دُعا پڑھ کر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ اے اللہ میں مانگتا ہوں آپ کا فضل بڑا اوّل بایاں پاؤں مسجد سے باہر نکالے اور جوتا داہنے پاؤں میں پہلے ڈالے۔

پانی وغیرہ پینے اور کھانا شروع کرنے کے وقت کی دعا۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ ط اللہ کے نام سے اور خدائے تعالیٰ کی برکت کے ساتھ شروع کرتا ہوں) اگر پوری

بسم اللہ شریف پڑھنے کے لئے جی چاہے تو بیشک پوری بسم اللہ شریف پڑھے اگر لقمہ لقمہ کے ساتھ بسم اللہ شریف پڑھیں تو بیحد برکت ہوگی۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (شکر ہے اللہ پاک کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور بنایا ہمیں مسلمانوں سے)

دعوت کھانے کی دعا۔ اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ (اے اللہ کھانا کھلائے اس کو جس نے ہم کو کھانا کھلایا اور پانی دے اس کو جس نے ہمیں پانی پلایا۔

جب کوئی لباس پہنے تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ (تعریف ہے واسطے اللہ کے جس نے مجھکو ایسا لباس پہنایا کہ ڈھانکتا ہوں میں اس سے اپنا ستر اور زینت کرتا ہوں اس سے اپنی زندگی میں)۔

جب اپنا منہ آئینہ میں دیکھے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ (اے اللہ تو نے اچھی بنائی میری صورت کو پس اچھی کردے میری سیرت کو)

جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو یوں کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا (رواہ ترمذی) ترجمہ اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے تندرستی دی اس مصیبت سے جس میں تمہیں مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی

جماع کیوقت کی دعا عورت کے ساتھ ہمبستری کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا۔ (اللہ کے نام کے ساتھ یا اللہ دور رکھ ہم کو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے جو نصیب کریں آپ ہمیں)

کسی سواری پر سوار ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (پاکی ہے اس ذات اللہ کے لئے جس نے ہمارے قبضہ کردیا اس کو اور نہ تھے ہم اس کو قابو میں کرنے والے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف ضرور لوٹنے والے ہیں

چاند دیکھنے کی دعا۔ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ

رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ط (رواہ ترمذی) ترجمہ: الٰہی نکالنا اس چاند کو ہم پر ساتھ امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ میرا رب اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

سفر شروع کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا ھٰذَا

یا اللہ آسان کر دے ہمارے اوپر اس

السَّفَرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ

سفر کو اور طے کر دے ہمارے اوپر لمبائی اس کی یا اللہ تو ہی ساتھی ہے سفر کا اور خبر رکھنے والا ہے گھر بار میں

فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ

اے اللہ میں بیشک پناہ چاہتا ہوں تیری سفر کی مشقت سے اور بری حالت دیکھنے

الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ۔

سے اور واپس آکر بری حالت پانے سے مال میں اور گھر میں اور بچوں میں۔

جب کشتی میں سوار ہو یہ پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ

الرَّحِیْمٌ ۝ خدائے تعالیٰ کے نام سے چلنا اس کا اور ٹھیرنا اس کا بے شک رب العلمین میرا بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

جب بارش آتی دیکھے تو یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا الٰہی برسانا بارش فائدہ مند۔

جب بادل گرجے تو یہ پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا

بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ۔ یا اللہ نہ مارنا ہمیں اپنے غضب غصے سے اور نہ ہلاکت دے ہمیں اپنے

عذاب سے اور معافی دے ہمیں پہلے۔

بادل گرجنے کے وقت یہ دعا بھی پڑھے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ

بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ۔ پاکی ہے اُس ذات کی جس کی تسبیح کرتا ہے رعد اس کی

تعریف کے ساتھ اور حمد کرتے ہیں ملائک اُس کے ڈر سے

جب قبرستان میں جائے تو یہ دعا پڑھے:۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ

الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ (رواہ ترمذی)

ترجمہ:- سلامتی ہو تم پر اے قبروں میں رہنے والو اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں بخشے تم ہم سے اول جانے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آرہے ہیں۔

عمل برائے آسیب زدہ:- سورہ فاتحہ اور الٓمٓ تا مفلحون اور وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ آیت کی آخیر تک اور آیت الکرسی اور لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ سورہ بقر کے اخیر تک اور شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ آخیر آیت تک اور فتعالیٰ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ آخر سورہ مومنون تک اور سورہ صٰفّٰت کی شروع کی آیات لازب تک اور سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں اور انہ تعالیٰ جَدُّ رَبِّنَا آخر آیت تک سورۂ جن میں سے اور سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ والناس پڑھے۔

سوتے جاگتے ڈرنے والا یہ پڑھے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پورے کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور اس کے غضب سے اور اس کے بندوں

هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ ط (رواہ ابوداؤد)

کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسے سے اور اس سے کہ شیطان میرے پاس آئیں۔

یہاں سے بعض بزرگوں کے اقوال و اُن کے اعمال صالحہ کو نقل کیا جاتا ہے۔ کہ ناظرین کے دل میں نیکی کی رغبت اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو اور وہ شوق اور توجہ کے ساتھ حقیقی نیکی حاصل کرنے میں سعی بلیغ سے کام لیں۔

اقوال بزرگاں

سب سے بڑی نعمت دینداری ہے اس کے بعد دوسری نعمت حلال کی روزی اور پھر سخاوت اور حیا اور پانچویں نعمت خُلق نیک ہے۔ جس کو یہ پانچ چیزیں دی گئیں وہ خاصان خدا اور نیک سیرت انسانوں میں سے بن گیا (لقمان) رزق مقدر پر قناعت کر اور اللہ کی تقسیم پر راضی رہ اور دوسروں

کی روزی پر آنکھ نہ ڈال تاکہ اس سے سوائے رنج کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا (لقمان) علم و حکمت سے سیر رہ اور کھانے سے بھوکا۔ (لقمان) عورت کی طرف میلان کا نتیجہ شر ہی شر ہے (لقمان) دنیا میں ہمدرد دوست کا ملنا بہت مشکل ہے (لقمان) نماز میں قلب کی مجلس میں زبان کی غضب میں ہاتھ کی دسترخوان پر شکم کی حفاظت کر (لقمان) جس طرح آگ کا ایک ذرہ عالم کو تباہ کر دیتا ہے اسی طرح بری بات یا برا عمل انسان کی حالت کو خراب اور تباہ کر دیتا ہے۔ عالم بے عمل غیر مفید ہے۔ دو کلمے یاد رکھنے اور دو بھول جانے کے قابل ہیں۔ خدا اور موت کو یاد رکھ اپنی نیکی اور دوسرے کی بدی اور برائی کو بھول جا۔ کسب نہ کرنا محتاجی لاتا ہے اور محتاج ہونا دین میں خلل عقل میں فتور پیدا کرتا ہے (لقمان) دولت آرزو سے اور جوانی خضاب سے حاصل نہیں ہوتی (ابوبکر صدیقؓ) شرم مردوں سے اچھی اور عورتوں سے بہت ہی اچھی ہے (ابوبکرؓ) موت پیش آنے والے امر سے بھی زیادہ نزدیک ہے (ابوبکرؓ) اس دن پر رو جو تیری عمر سے بلا نیکی کے گذر گیا (صدیقؓ) دنیا کے ساتھ مشغول رہنا جاہل کے لئے اتنا برا نہیں جتنا ایک عالم کے لئے ہے (صدیقؓ) مخلوق سے تکلیف دور کر کے خود اٹھا لینا حقیقی سخاوت ہے (صدیقؓ) اخلاص یہ ہے کہ اعمال کا عوض نہ چاہے دنیا کو آخرت کے لئے اور آخرت کو اللہ کے لئے چھوڑ دے (صدیقؓ) تو دنیا میں رہنے کے سامانوں میں لگا ہوا ہے اور دنیا تجھے اپنے سے نکلنے میں سرگرم ہے (صدیقؓ) جس کا سرمایہ دنیا ہے اس کے دین کا نقصان بیان کرنے سے زبانیں عاجز ہیں (صدیقؓ) بہتر وہ نہیں ہے جو دنیا کو آخرت کے لئے چھوڑے بلکہ وہ بہتر ہے جو دین اور دنیا دونوں کو حاصل کرے (ابوبکر صدیقؓ) طالب دین عمل میں زیادتی اور کوشش کرتا ہے اور طالب دنیا دنیاوی حرص میں کوشش کرتا ہے (ابوبکرؓ) بدبخت وہ شخص ہے جو خود تو مر جائے لیکن اس کے گناہ نہ مریں (ابوبکر صدیقؓ) جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ گویا اپنی سلامتی کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے (عمرؓ) اسراف یہ ہے کہ جس چیز کو طبیعت چاہے وہ کھائے اور برتے (عمر فاروقؓ) تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ سلام کرنا دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا (عمر فاروقؓ) آدمی کے نماز روزہ کو نہیں بلکہ اس کی دانائی اور راستبازی کو دیکھنا چاہئے (فاروقؓ) روزی کی تلاش میں محنت اور سعی کرتے ہوئے مر جانا مجھے خدا کی راہ میں بھیک منگے نمازی ہو کر مرنے سے زیادہ

پسند ہے (عمر فاروقؓ) طالب دنیا کو علم پڑھانا گویا راہزن کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے (فاروقؓ) کم بولنا حکمت کم کھانا صحت کم سونا عبادت اور کم ملنا عافیت ہے (فاروقؓ) امید نہ رکھ کسی سے مگر اپنے رب سے اور نہ ڈر کسی سے مگر اپنے گناہ سے (عثمانؓ) دنیائے فانی کی لذتیں اُٹھانے سے عالم باقی کے اجر و ثواب میں کمی ہو جاتی ہے (عثمانؓ) علم بغیر عمل کے بے فائدہ ہے ..... (عثمانؓ) ہر وہ کام دُنیا ہے جس سے مقصود آخرت نہ ہو (عثمانؓ) اللہ کو ہر وقت اپنے ساتھ سمجھنا افضل ترین ایمان ہے۔ (ذوالنورینؓ) جس نے دنیا کو جس قدر پہچانا اسی قدر اس سے بے رغبت ہوا (عثمان غنیؓ) گناہ کسی نہ کسی صورت سے دل کو بے قرار رکھتا ہے (عثمانؓ) عمدہ لباس کے حریص کفن کو یاد رکھ۔ عمدہ مکان کے شیدائی قبر کا گڑھا مت بھول عمدہ غذاؤں کا دلدادہ کیڑے مکوڑوں کی غذا بننا یاد رکھ (ذوالنورینؓ) نعمت کا بے مناسب خرچ کرنا ناشکری ہے (عثمانؓ) اس نے خدا کا حق نہ جانا جس نے لوگوں کا حق نہ پہچانا (عثمانؓ) جس شخص کو سال بھر تک کوئی تکلیف یا رنجہ نہ پہنچے اُسے جان لینا چاہیئے کہ اس کا رب اُس سے ناراض ہے۔ (ذوالنورینؓ) خندہ روئے سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے (علیؓ) کارخانہ قدرت میں فکر کرنا ہی عبادت ہے (علیؓ) نصیحت دوسروں کے حال پر غور کرنے سے حاصل ہوتی ہے (علیؓ) تواضع علم کا ثمرہ ہے (علیؓ) زمانہ کے پیٹ میں آفات پوشیدہ ہیں (علیؓ) مال امیدوں کو مضبوط کرتا اور موت آرزوؤں کی جڑ کاٹتی ہے (اسد اللہ الغالب) عقلمند تواضع کر کے اپنے آپ کو بلند کرتا ہے اور جاہل بڑا بن کر خود کو ذلیل کرتا ہے (اسد اللہ الغالب) فرصت کو کھونا بہت بڑی مصیبت ہے (علیؓ) دشمن ایک بھی بہت ہے اور دوست زیادہ بھی تھوڑے ہیں (علیؓ) غریب وہ ہے جس کا کوئی بھی دوست نہ ہو (علیؓ) دنیا مسافر خانہ ہے مگر بدبختوں نے اُسے اپنا وطن بنا رکھا ہے (علیؓ) عقلمند وہ ہے جو غیروں سے عبرت پکڑے نہ کہ جو دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو (اسد اللہ الغالب) برائیوں سے پرہیز کرنا نیکیاں کمانے سے بہتر ہے۔ خواہش کی تابعداری مہلک مرض ہے (علیؓ) شرافت اپنی بلند ہمتی سے ملتی ہے باپ دادا کی بوسیدہ ہڈیوں پہ فخر کرنے سے حاصل نہیں ہوتی (علیؓ) جس شخص کے دل میں جتنی دنیاوی حرص ہوتی ہے اس کو خدائے تعالیٰ پر اتنا ہی کم یقین ہوتا ہے (ابوترابؓ) تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے بڑے

ہمنشیں ہیں غوث الاعظمؒ)۔ دنیا کی محبت سے خاصان خدا کو پہنچاننے والی آنکھ اندھی رہتی ہے (غوث الثقلین) شکستہ قبروں میں غور کر کہ کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے (محی الدینؒ) جب تک تجھ میں تکبر اور غصہ کرنا باقی ہے تو اپنے آپ کو اہل علم میں شمار نہ کر (ابو محمد) تجھ جیسے ہزاروں کو دنیا نے موٹا تازہ کیا اور نگل گئی (غوث اعظمؒ) موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کا علاج ہے (غوث اعظمؒ) اطاعت خداوندی کو لازم کر نہ کسی سے خوف کر اور نہ طمع۔ اپنی ساری حاجتیں حق تعالیٰ کے حوالہ کر اور اسی سے مانگ اسکے سوا کسی پر بھروسہ نہ رکھ (غوث الاعظمؒ) جو کوئی اللہ تبارک و تعالیٰ سے اُنس رکھتا ہے اُس کو مخلوق سے وحشت ہوتی ہے (جعفر صادقؒ) ہمارا دین سراپا ادب ہے جو اس کو ملحوظ نہ رکھے گا وہ محروم القسمت ہے (جعفر صادقؒ) سعید وہ ہے جس کے دل میں خوف خدا ہو اور بدن صابر اور موجودہ پر شاکر رہے (جعفر صادقؒ)۔ عارف باللہ وہ ہے جو دنیا سے بھاگے (یعنے لوگ بزرگ کہیں وہ حقیر بنے اور اپنا آپ چھپائے) اور مال و دولت سے پرہیز کرے (بایزیدؒ) نیک بخت وہ ہے جو نیکی کرے اور ڈرے اور بدبخت وہ ہے جو بدی کرے اور بغیر توبہ استغفار کے مقبولیت کی امید رکھے (بایزیدؒ) خوش خلقی یہ ہے کہ جب تجھ پر کوئی ظلم کرے تو تو اُس سے بدلہ نہ لے بلکہ اُس پر صبر و شکر کرے (بایزیدؒ)

کسی شاعر نے فرمایا ہے ؎

اُمّتِ اسلام کا جب تک تھا قرآں پر عمل — اسکی شوکت سارے جہاں میں رہی ضرب المثل
چھوڑ کر قرآن کو مسلم حق سے بیگانہ ہُوا — دیں کو بھی رسوا کیا خود بھی رسوا ہُوا

احوال الصالحین

ایک رات حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ گورستان سے آرہے تھے کہ راستہ میں ایک امیر زادہ کو دیکھا کہ وہ بربط بجا رہا ہے۔ آپ نے لاحول پڑھی جس پر امیر زادے کو غصہ آگیا اور اُس نے بربط آپ کے سر پر دے مارا بربط ٹوٹ گیا اور شیخ کے سر پر چوٹ آئی جب صبح ہوئی تو شیخ نے بربط کی قیمت اور ایک طباق حلوہ کا جوان کے پاس بھیجا اور یہ عذر کیا کہ رقم آپ کے بربط کی قیمت ہے جو میرے سر پہ ٹوٹ جانے سے ضائع ہوگیا اور اس واقعہ سے جو صدمہ آپ کے دل کو پہنچا اُس کی تلافی اور عذر خواہی کے لئے حلوہ کا طباق خدمت میں ارسال ہے جوان امیر زادہ یہ دیکھ کر اپنے فعل پر نادم ہوا اور شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہوگیا۔

ایک دن حضرت عبداللہ بن مبارک کی خدمت میں ایک جوان آیا اور پاؤں پر گر کر زار و قطار رو رو کر کہنے لگا کہ میں نے ایک ایسا گناہ کیا ہے کہ جس کے بیان کرنے سے مجھے شرم آتی ہے آپ نے فرمایا کہ بتلا تو سہی وہ کیا ہے اُس نے کہا میں نے زنا کیا ہے آپ نے فرمایا میں تو ڈر گیا تھا کہ شاید تو نے غیبت کی ہے گویا غیبت اُن کی نظر میں زنا سے بھی زیادہ بُری تھی حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے خلیفہ ہارون رشید نے نصیحت چاہی آپ نے فرمایا کہ اگر تو اکیلا ایک جنگل میں جہاں پانی نہ ہو پیاس کی شدت سے مرنے لگا ہو اور ایک آدمی پانی لئے ہوئے نمودار ہو مگر وہ ایک گلاس پانی کے بدلے تجھ سے آدھی سلطنت مانگتا ہو تو اس وقت تو اپنی جان بچانے کے لئے اس گلاس پانی کو آدھی سلطنت کے بدلے خریدے گا یا سلطنت بچانے کے لئے اپنی جان دے دے گا۔ خلیفہ ہارون نے کہا میں تو جان کے مقابلہ میں سلطنت کی پرواہ نہ کروں گا۔ اور اُس پانی کے پیالہ کو اسی قیمت پہ خرید لوں گا۔ جو وہ مانگ رہا ہے۔ شیخ نے فرمایا کہ تیری بادشاہت کی قیمت پانی کا ایک گھونٹ ہے بھلا پھر ایسی بادشاہت پہ کوئی کیا ناز کرے اور اے خلیفہ تجھے اس خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ جس کے کنوؤں کے کنوئیں پانی کے پیتا اور پھر اس کو گندہ کر کے باہر پھینک دیتا ہے۔

حضرت حاتم اصم بہرے نہ تھے مگر بہرے بن گئے قصہ یوں ہے کہ ایک دن ایک عورت مسئلہ دریافت کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اتفاق سے اس کی ہوا نکل گئی جس کو حضرت نے بھی سن لیا اس خیال سے کہ یہ شرمندہ نہ ہو آپ بہرے بن گئے اور اس عورت کی زندگی تک آپ بہرے ہی بنے رہے۔

ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے پاس بہت سا مال ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو اور آپ کے مریدوں کو اس میں سے دوں آپ نے یہ کہہ کر اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ جب تو مر جائے گا تو مجھے یہ کہنا پڑے گا۔ اے آسمان کے روزی دینے والے زمین کا روزی دینے والا مر گیا اب تو ہی مری حالت پر رحم فرما۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔

خلیفہ بغداد نے آپ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی جب آپ شاہی محل کے دروازہ پہ پہونچے اور بادشاہ کو دیکھا تو فرمایا اسلام علیکم یا زاہد بادشاہ نے کہا زاہد آپ ہیں نہ میں۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ آپ ہی زاہد ہیں بادشاہ نے پوچھا کہ وہ کس لئے آپ نے فرمایا کہ آپ اتنے وسیع ملک کا عدل اور انصاف سے انتظام کرتے ہوئے میں تو فقط اپنی ذات کی بھی اصلاح نہیں کر سکا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اخلاص ایک حجام سے سیکھا ہے اور وہ اس لئے کہ جب میں مکہ معظمہ میں تھا ایک حجام ایک رئیس کی حجامت بنا رہا تھا میں نے کہا میرے بال بھی خدا کے لئے کاٹ دو گے اس نے کہا ہاں اور اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے ابھی اس سردار کی حجامت پوری نہ ہوئی تھی حجام نے اس سے کہا کہ اب آپ اٹھ جائیے کیونکہ جب خدا کا نام درمیان میں آ گیا تو اب میں اس کے سوا کوئی کام نہ کروں گا۔ پھر مجھے بٹھا کر میرے سر کو بوسہ دیا اور میرے بال مونڈ دیئے اور ایک پڑیہ مجھے دی جس میں کچھ ریزگاری تھی مجھ سے کہا کہ اس کو اپنی ضرورت میں خرچ کرنا جب میں نے اس کی یہ حالت دیکھی تو یہ نیت کی کہ اللہ تعالیٰ جو پہلی روزی مجھے عطا فرمائیں گے۔ وہ اس حجام کو دوں گا۔ اتفاق سے چند دن بعد لوگوں نے بصرہ سے اشرفیوں کی ایک تھیلی میرے پاس بھیجی میں اشرفیاں لے کر حجام کے پاس گیا اس نے کہا یہ کیا ہے میں نے کہا میری یہ نیت تھی کہ جو کشائش اوّل ہوگی وہ میں تمہیں دوں گا۔ اس نے کہا تجھے خدا سے شرم نہیں آتی جب تو نے خدا کے لئے حجامت

بنانے کو کہا تھا اور میں نے خدا ہی کے لئے بنائی تھی تو کیا تو نے کہیں یہ دیکھا ہے کہ کوئی شخص خدا کے لئے کام کرے اور پھر اُس کا عوضانہ چاہے۔

حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے شاہی چھوڑ کر فقیری اختیار کی اور ہمیشہ کسب حلال سے روزی کماتے ایک دن اوزاعی نے آپ کو دیکھا کہ لکڑیوں کا گٹھا اپنے سر پر اُٹھاتے ہوئے بیچنے کے لئے جارہے ہیں کہنے لگے کہ ابراہیم آپ یہ تکلیف کب تک برداشت کرتے رہیں گے مسلمان آپ کے اس رنج کو بخوشی رفع کرنے کے واسطے تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا اے اوزاعی چپ رہ حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی حلال کی روزی طلب کرنے کے لئے ذلیل جگہ کھڑا ہوگا جنت اُس کے واسطے واجب ہو جائیگی۔

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو لڑکپن کے زمانہ میں اُن کی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ بچہ مکروہات مشتبہات غذا سے بچنا کیونکہ جب تک تو حالت حمل میں میرے بطن میں رہا اور مدت دودھ میں بھی میں نے کوئی شبہ کی چیز نہیں کھائی۔ بابا صاحب نے فرمایا اماں جان میں نے تو آپ کو حمل کے زمانہ میں حرام کھانے سے بچایا اور وہ اس طرح کہ ایک دن پڑوسی اور ہمسایہ کی بیری سے بلا اجازت آپ نے بیر کھانا چاہا میں نے پیٹ میں پاؤں مار دیا، جس سے پیٹ میں درد ہوگیا اور آپ نے بیر توڑنے کا خیال ترک کر دیا۔

مرزا مظہر جان جاناں دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تمام عمر کرایہ کے مکان میں رہے ایک دفعہ کسی نے کہا آپ اپنا گھر کیوں نہیں بنا لیتے فرمایا چھوڑ جانے کو اپنا اور غیر کا گھر دونوں برابر ہیں۔ ایک شاعر کسی درویش کے گھر گیا مرید نے اندر جانے سے روک دیا آخر ملاقات کی اجازت مل گئی۔ شاعر نے اندر پہنچتے ہی یہ مصرعہ پڑھا۔ درویش را دربان نباشد۔ درویش نے فی البدیع یہ جواب دیا مصرعہ بباید تا سگ دنیا نیاید۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شہر کے حاکم تھے اور سادہ لباس میں رہا کرتے تھے ایک دن راستہ سے گذر رہے تھے کہ ایک امیر نے ان کو غریب سمجھ کر بیگار میں پکڑ لیا اور کہا کہ یہ بوجھ اٹھا کر میرے گھر لے چلو۔ آپ نے بوجھ سر پر رکھ لیا اور اُس کے ساتھ روانہ ہوئے

کچھ دور چلنے کے بعد ایک جاننے والا شخص مل گیا اس نے کہا کہ اے امیر شہر آپ یہ بوجھ کہاں لے جا رہے ہیں ساتھ والے شخص نے جب یہ سنا تو قدموں میں گر پڑا اور معافی مانگی اور درخواست کی کہ آپ یہ بوجھ سر سے اتار دیں آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ بوجھ گھر تک پہنچانے کے وعدہ پر اٹھایا تھا وہیں تک پہنچاؤں گا چنانچہ گھر جا کر اتارا اور اس سے وعدہ لیا کہ آئندہ سے کسی کو بیگار میں نہ پکڑوں گا۔

محمود سبکتگین جب پہلی مرتبہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو حضرت صحن مسجد میں تشریف فرما تھے بادشاہ کے آمد کی خبر سن کر آپ جس حالت میں تھے اسی طرح بیٹھے رہے یہانتک کہ وہ مسجد کے دروازہ پر آکر کھڑا ہو گیا۔ مگر آپ اس کی پیشوائی یا استقبال کے لئے کھڑے نہ ہوئے۔ محمود مؤدب ہو کر سامنے آ بیٹھا اور ادھر ادھر کے مسائل دریافت کرنے لگا۔ بادشاہ پر آپ کی باتوں کا بہت بڑا اثر پڑا۔ اور ایک طشت اشرفیوں کا بھرا ہوا خدمت میں پیش کیا آپ نے مصلّی کے پاس سے روٹی کے چند سوکھے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر اس کو دے دیئے بادشاہ نے بہت ادب سے قبول کر کے منہ میں ڈال لئے اور اس کو چبانے لگا مگر ٹکڑے دیر کے سوکھے ہوئے تھے۔ حلق سے نیچے نہ اترے حضرت نے فرمایا کیوں ٹکڑے حلق سے نیچے نہیں اترتے۔ بادشاہ نے کہا جی ہاں سوکھے ہوئے بہت ہیں۔ فرمایا جس طرح روٹی کے سوکھے ہوئے ٹکڑے تمہارے حلق سے نہیں اترتے اسی طرح یہ تیری اشرفیاں بھی ہمارے حلق سے نہیں اترتیں اس لئے تم ان کو اپنے ساتھ ہی لے جاؤ ہمیں اس کی ضرورت نہیں بادشاہ جب اٹھ کر چلا تو حضرت رخصت کرنے کے لئے مسجد کے دروازے تک تشریف لائے محمود نے دروازہ پر پہنچ کر حضرت کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا حضرت یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ جب میں آپ کی خدمت میں آیا تو حضور اپنی جگہ سے نہ اٹھے اور اب آپ نے مجھے دروازہ تک چھوڑنے کیلئے تکلیف گوارہ فرمائی اس کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ جب تو آیا تھا تو بادشاہی نخوت اور بڑائی دماغ میں لے کر آیا تھا اس لئے ہم نے تیری پرواہ بھی نہ کی۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔ اور اب جانے کے وقت تو درویشی کا خیال دل میں لے کر چلا ہے اس لئے میں نے تیری عزت کی۔

جب محمود کو ہندوستان پر پے در پے حملے کرنے کے باوجود خاطر خواہ کامیابی نصیب نہ ہوئی

تو آخری حملہ سے پہلے حضرت ابوالحسن الخرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں فتح کی دعا کرانے کی غرض سے حاضر ہوا۔ آپ نے دُعا فرمائی اور رخصت کرنے کے وقت اپنا جبہ مبارک عطا فرمایا اور یہ ہدایت کی کہ جنگ میں اس جبہ کو ساتھ رکھنا اور اس کا واسطہ دے کر خدا تعالیٰ سے فتح کی دعا کرنا انشاء اللہ تعالیٰ فتح اور نصرت ضرور حاصل ہوگی بادشاہ کو جب علاقہ گجرات میں سومنات مندر کے سامنے لڑتے ہوئے کئی دن ہوگئے تو آخری دِن صبح کو جنگ شروع کرنے سے پہلے جبہ شریف بچھا کر اُس پر نماز پڑھی اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے نصرت کی دعا کی حق تعالےٰ نے اُس مقبولِ خدا کی مبارک زبان کی لاج رکھ لی اُس جبہ مبارک کی برکت و توسل سے جنگ شروع ہوتے ہی مسلمانوں کو کامل فتح دی اور سامنات پر اُن کا قبضہ ہوگیا حضرت کو جب اس کا علم ہوا تو فرمایا کہ افسوس محمود نے میرے جبہ کی قدر نہ کی خدا کی قسم اگر وہ یہ دعا کرتا کہ یا الٰہی جبہ کی حرمت دشمنانِ اسلام مسلمان ہو جائیں تو ملک فتح ہونے کی بجائے لوگوں کے دل فتح ہو جاتے روئے زمین پر کوئی شخص بھی کافر نہ رہتا چاروں طرف اسلام کا ڈنکہ ہی ڈنکہ بجتا اور سب کے سب مسلمان ہو جاتے ڈاکٹر مرحوم نے خوب فرمایا ہے ؎

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا　　دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

اور جگہ فرماتے ہیں شعر

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں　　جب ہو یقین کامل تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

ذات باری سبحانہٗ وتعالیٰ اپنی مقدس کلام الٰہی میں ایسے بزرگوں کے حق میں ارشاد فرمایا۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط

جب محمود ہندوستان کی دولت سمیٹ کر غزنی پہنچا تو وہاں ایک میدان میں وہ دولت بکھرا دی اور لشکریوں سے کہا کہ جس کو جو چیز پسند آئے وہ اُس کو اُٹھا لے اس اعلان کے بعد ہر ایک نے اپنی دل پسند چیز اپنے قبضہ میں کر لی ایاز نے محمود کا دامن پکڑ لیا محمود نے کہا "یہ کیا کیا" ایاز نے عرض کی جس کا بادشاہ سلامت ہوگیا اُس کی تمام سلطنت تمام رعایا اُس کے تمام خزانے ہوگئے۔ سچ ہے جس نے خدائے قدوس کا دروازہ پکڑا شرک سے بچ کر خدائے تعالیٰ سے تعلق جوڑ لیا تمام مخلوق اُس کی

ہو گئی۔ اہل اللہ حضرات بقولہٗ تعالیٰ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا ۝ کے مطابق سب سے کٹ کٹا کر ایک وحدہٗ لاشریک کے دروازے پر جاتے ہیں اپنے روٹھے ہوئے مولیٰ پاک کو مناتے ہیں اس کے حکموں کی اطاعت کرتے ہیں اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری کرتے ہیں حق سبحانہٗ وتعالےٰ تمام جگ جہان اُن کا غلام بنا دیتا ہے۔ شعر

بڑی ہی ٹھوکریں کھا کر یہ حل ہوا نکتہ خدا ہو جس کا تو ساری خدائی اُس کی ہے

نصیحت: قبر ہمیشہ پانچ دفعہ پکارتی ہے پہلے یہ کہ اے ابن آدم علیہ السلام میں ایک تنہا گھر ہوں اپنے ساتھ رفیق لانا دوسرا یہ کہ میں اندھیرے کی جگہ ہوں اپنے ہمراہ چراغ لانا تیسرا یہ کہ میں مٹی کا گھر خاک آلودہ ہوں اپنے ہمراہ فرش لانا چوتھے یہ کہ میں سانپوں اور بچھوؤں سے بھرا ہوا گھر ہوں اپنے ہمراہ دوا لانا پانچویں میں یہ کہ ایسی جگہ ہوں جہاں منکر نکیر کا سوال ہوگا۔ ان کے جواب کی فکر کرنا اور غافل نہ ہونا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم نے پوچھا یارسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ پانچ کونسی چیزیں ہیں آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں فرقان حمید کی کثرت سے تلاوت کرے وہ اس کی قبر میں رفیق ہوگا۔ اور جو شخص نیک کام کرے وہ اسکی قبر کا چراغ ہوگا جو شخص شب کو نوافل پڑھیگا وہ اس کی قبر کا فراش ہوگی۔ اور جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بہت زیادہ پڑھتا ہے وہ سانپ اور بچھوؤں سے نجات پائے گا۔ اور جو شخص پنجگانہ وقتوں میں نماز پڑھے رمضان المبارک کے تیس روزے رکھے اپنے مال کی زکوٰۃ دے خلاف شرع کاموں سے پرہیز رکھے حلال کو حلال اور حرام کو حرام پاک کو پاک اور نجس کو نجس سمجھے اللہ تعالیٰ اس بندے کو منکر نکیر کا جواب آسانی دینے کی توفیق دے گا۔

بزرگوں سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے

خداوند کریم کے فضل سے اس زمانہ میں بھی علماء ربانی اور اولیاء حقانی خاصان خدا موجود ہیں اور دنیا کی بقا کے لئے تا قیامت ایسے لوگ رہیں گے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب تک اللہ اللہ کہنے والے دنیا میں موجود رہیں گے

قیامت قائم نہ ہوگی۔ اس سے قیامت کی تباہ کاری اور بربادی مجرموں اور نافرمانوں کے ساتھ خاص ہے ایسے خدادوست بزرگوں کی خاکِ پاء کو آنکھوں کا سُرمہ بنانا چاہیئے۔ حقیقت میں ان کی صحبت کبریت احمر اور مغتنمات زمانہ میں سے ہے۔ خدائے تعالیٰ ہمیں ایسے بزرگوں کی سچی محبت اور عزت کرنے کی توفیق بخشے۔ اور ان کے نقش قدم پر چلائے خلاف شرع کاموں سے روکے اور بدعات سے بچا کر رکھے آمین اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ مصرعہ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا۔

میرے مشائخ کی چند نصائح مفیدہ اور وصایائے حمیدہ

سالک کو چاہیئے کہ شریعت[1] کے احکام کی پوری پابندی کرے۔ امر و نہی کی بجاآوری میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔ تقویٰ[2] اور پرہیزگاری کو اپنا معمول بنائے۔ ہر معاملہ[3] میں سنت کی اتباع کرے بدعات اور خلاف شرع کاموں سے بچے۔ اگر کوئی گناہ[4] ہو جائے تو جلد توبہ کرے دل سے استغفار کرے اور نیک عملوں کا پابند ہو نماز[5] پنجگانہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیا کرے۔ اکثر اوقات[6] یاد الٰہی میں مشغول رہا کرے۔ فرائض و سنن سے فارغ ہونے کے بعد اشغال و اذکار میں اپنا وقت خرچ کیا کرے۔ جملہ عبادتیں اور ذکر و شغل دل لگا کر توجہ کے ساتھ ادا کیا کرے غفلت اور بے توجہی کو پاس نہ آنے دے۔ ہر عمل[9] کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کرے۔ کشف[10] و کرامات پر بھروسہ نہ کرے اور ان باتوں پر دل نہ لگائے بلکہ ان سے بیزار رہے۔ اپنے[11] آپ کو ہر حال میں قصوروار جانے۔ (۱۲) دنیا اور لذات کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھے جاہ و مرتبہ کی طلب میں اپنے دین کو برباد نہ کرے (۱۳) خلاف شرع درویشوں کی صحبت سے گریز کرے۔ (۱۴) بدعتیوں سے تعلقات قائم نہ کرے ہر ایک اچھے اور برے لوگوں سے کشادہ پیشانی کے ساتھ پیش آئے۔ (۱۵) عجز و انکساری کو اختیار کرے۔ (۱۶) لوگوں سے تعلقات اور روابط کم کرے تنہائی اور خاموشی

کو اپنا شعار بنائے۔ (۱۷) بلا ضرورت کسی سے بات نہ کرے دلجمعی کے ساتھ یاد الٰہی میں ہمہ اوقات لگا رہے۔ (۱۸) جو حالات پیش آئیں ان کو حق کی طرف سے جانے اور (۱۹) غیر اللہ کے خیال کو دل میں آنے سے روکے کھانے پینے میں حد اعتدال سے نہ بڑھے۔ (۲۰) حلال کی روزی طلب کرے۔ (۲۱) فقر فاقہ اور تنگدستی کی کمی سے تنگدل نہ ہو۔ (۲۲) تمام مسلمانوں کو اپنے سے بہتر جانے (۲۳) مہمان نوازی اور مسافر پروری کو اپنا پیشہ بنائے (۲۴) علماء اور فقراء کی خدمت گذاری میں تیار مستعد رہے (۲۵) جس قدر دنیا کی نعمت آسانی حلال طریقہ پر حاصل ہو جائے اس پر قناعت کرے (۲۶) موت کو ہر وقت نظر کے سامنے رکھے (۲۷) دوزخ کے کاموں سے بھاگنے والا وہ بہشت کا طالب ہے (۲۸) سچ بولنے اور حلال کھانے کی عادت ڈالے (۲۹) دن کے کاموں کی رات کو اور رات کے کاموں کی صبح کو جانچ پڑتال اور حساب کرے کہ آج کتنی نیکیاں اور کتنی برائیاں کیں ہیں گناہ پر توبہ اور نیک کاموں پر خدائے پاک کا شکریہ ادا کرے اور آئندہ نیکیوں کی توفیق خدا سے چاہے۔ (۳۰) اولیاء اللہ اور مشائخ عظام کے مزاروں کی زیارت سے مشرف ہوا کرے۔ صدق دلی اور فرصت میں ان کی مزاروں پہ بیٹھ کر ان کی روحانیت کی طرف توجہ کرے اور اُن کے کمال کو اپنے شیخ کامل کی صورت میں تصور کرے کہ اس نے جناب نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی اتباع کی اس کے صدقہ میں اس مقبول ہستی کو حق تعالےٰ نے یہ کمال رتبہ عنایت فرمایا ہے)

سات مرتبہ سورۃ فاتحہ شریف اور چند مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر ثواب پہنچایا کرے ان کی طرف متوجہ ہو کر اُن سے فیض حاصل کرے دوستی اور دشمنی خوشی اور غصہ سب خدا کے لئے کرے۔

خادم الاسلام محمد عارف علی غفرلہٗ خاکپائے بارگاہ حسینی

شجرہ طیبہ چشتیہ صابریہ حسینیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ وفات		مقام دفن
حمد ہے اور شکر ہے سب اس خدا کیواسطے		عاجزوں کو جس نے فرمایا دُعا کے واسطے
حمد ہے سب تیری ذات کبریا کے واسطے		اور درود لعنت ختم الانبیاء کے واسطے
	اور سب اصحاب و آلِ مجتبےٰ کے واسطے	
خلق نے ٹھیرائے ہیں کیا کیا دعا کے واسطے		ہے تیرا ہی واسطہ مجھ مبتلا کے واسطے
دربدر پھرتی ہے خلقت التجا کے واسطے		آسرا تیرا ہے پر مجھ بے نوا کے واسطے
	رحم کر مجھ پر الٰہی اولیاء کے واسطے	
گرچہ نالائق ہوں میں بدکار ہوں ظالم جہول		پر مرا ہو مدعا دل کا کسی صورت حصول
ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں ہو کر ملول		کیجیو یہ عرض میری ان کی برکت سے قبول
	ہاتھ اُٹھاؤں جب تیرے آگے دعا کے واسطے	
ہر طرف سے یاس ہے یہ سوچتا ہوں ہر زماں		تجھ سوا ہے کون میرا میرے ربِ مستعاں
گرچہ میں بدکار نالائق ہوں اے شاہِ جہاں		پر ترے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
	شیخ الاسلام سید حسین احمد قدوۃ الاتقیا کے واسطے	
علم و عرفاں سے سینہ مرا معمور کر		جامِ تسلیم و رضا سے مست کر مسرور کر
دولت اخلاص دے عُجب و ریا سے دُور کر		نعمت دیدار و حبت قسمت مہجور کر
روز جمعہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ	اس رشید احمد رشید ہاسنخا کے واسطے	قصبہ گنگوہ ضلع سہارنپور
شیخ کو مسجد ہوئی اور مُغ کو بت خانہ نصیب		کر طلب کا اپنی مجھ کو جوش مستانہ نصیب
خلق کو ہوتا ہے حج و زیارت خانہ نصیب		کر مجھے اپنی مدد سے حج مردانہ نصیب

۱۲ر جمادی الاخریٰ ۱۳۱۷ھ	حاجی امداد اللہ ذوالعطا کے واسطے	مکہ معظمہ حینت المعلّٰی

پس چھڑا دے نفس و شیطان سے الٰہی دل میرا
کر مشرف عشق رحماں سے الٰہی دل میرا
پاک کر ظلمات و عصیاں سے الٰہی دل میرا
کر منوّر نور عرفاں سے الٰہی دل میرا

۴ر رمضان المبارک ۱۳۰۹ھ	حضرت نور محمد پُر ضیاء کے واسطے	جھنجھانہ ضلع مظفر نگر

اے رحیم ایسا نہیں ہے تیری رحمت سے بعید
ہووے جو مجھ سا شقی الطاف سے تیرے سعید
ایسے مرنے پر کروں قربان یارب لاکھ عید
اپنی تیغ عشق سے کر دے اگر مجھ کو شہید

۲۷ر ذی قعدہ ۱۲۴۷ھ	حاجی عبد الرحیم اہل غزا کے واسطے	پنجتار ملک ولایت

جز تہیدستی کے کیا ہے نقد میرے بار میں
کچھ وسیلہ ہو قبولیت کا اُس سرکار میں
کردہ پیدا درد و غم میرے دل افگار میں
بار پاؤں جس سے اے باری تیرے دربار میں

۶ر محرم الحرام ۱۲۲۶ھ	شیخ عبد الباری شہ بیریا کے واسطے	امروہہ ضلع مراد آباد

ایک عالم پر ہوئے ہیں عالم الطاف عمیم
کیا عجب ہے لطف ہووے مجھ پہ اے رب رحیم
شرک و عصیان و ضلالت سے بچا کر اے کریم
کر ہدایت مجھ کو اب راہ صراط مستقیم

یوم جمعہ ۴ر رمضان ۱۱۹۰ھ	شاہ عبد الہادی پیر ہدے کے واسطے	امروہہ ضلع مراد آباد

عقل کی اور ہوش کی کب ہے خریداری مجھے
جاہ و حشمت سے ہوئی ہے اب تو بیزاری مجھے
دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے
اپنے کوچہ کی عطا کر ذلت و خواری مجھے

۲۷ر رجب المرجب ۱۱۷۲ھ	شاہ عمدۃ الدین عزیز دوسرا کے واسطے	امروہہ ضلع مراد آباد

محو ہیں عشق محمد میں جو سارے انس و جن
چین ایک دم بھی نہ ہو دل کو میرے اُس نام بن
دے مجھے عشق محمدؐ اور محمد یوں میں گن
ہو محمدؐ ہی محمدؐ ورد میرا رات دن

۱۱ر رجب المرجب ۱۱۷۲ھ ۲ر رجب المرجب ۱۱۷۲ھ	شاہ محمد اور محمدی اتقیاء کے واسطے	امروہہ اکبرآباد دھونی گڈھ

غم ہو تو ہو حب کا اور ہووے تو ہو حُب کی طلب
حُبِّ حُبِّ حُبِّ حبیب اور حُبِّ غم حب سبب
حُبِّ حق حُبِّ الٰہی حُبِّ مولےٰ حُبِّ رب
الغرض کر دے مجھے محو محبت سب کا سب

۹ رجب المرجب ۱۰۵۸ھ	شاہ محب اللہ شیخ باصفا کے واسطے	الہ آباد

سب بروں اچھوں پہ ہے ہر دم ترا لطف مزید
گرچہ نالائق ہوں پر ہووے میسر تیری دید

گرچہ میں غرق شقاوت ہوں سعادت سے بعید
پر توقع ہے کرے مجھ سے شقی کو تو سعید

۱۱۴۰ھ	بوسعید اسعد اہل ورا کے واسطے	گنگوہ ضلع سہارنپور

نفس و شیطاں کا بنا ہوں روز و شب یا رب غلام
بن نہیں سکتا ہے مجھ سے ایک بھی نیکی کا کام

قال ابتر حال ابتر سب مرے ابتر ہیں کام
لطف سے اپنے میرے کر ملک دیں کا انتظام

۸ رجب یا ۲ رجب ۱۰۳۵ھ	شاہ نظام الدین بلخی مقتدا کے واسطے	بلخ

دین و دنیا کا نہیں درکار مجھ کو کچھ کمال
عشق میں ہووے سدا بیحال میرے دل کا حال

ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک و مال
یعنی اپنے عشق میں کر مجھ کو با جاہ و جلال

۱۴ ذی الحجہ ۹۸۹ھ	شاہ جلال الدین جلیل اصفیا کے واسطے	تھانیسر

تیرے الطاف و عنایت سے نہیں اب بھی عجیب
دور کتنا جا پڑا ہوں ہوں کسی صورت قریب

حب دنیاوی سے کر کے پاک مجھ کو اے حبیب
اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میرے نصیب

یوم سہ شنبہ ۲۳ جمادی الاخر ۹۲۰ھ	عبد قدوس شہ قدس وصفا کے واسطے	گنگوہ شریف ضلع سہارنپور

ہووے عزت خواری کوئے محمد سے مری
اور مشرف خور ہے خوئے محمد سے مری

کر معطر روح کو بوئے محمد سے مری
اور منور چشم کر روئے محمد سے مری

۱۷ صفر ۸۹۱ھ بروز اہل عرس	اے خدا شیخ محمد رہنما کے واسطے	ردولی

کر عنایت ایک ہمت سوئے احمد سے مجھے
اور لگا راہ طریقت بوئے احمد سے مجھے

کر عطا راہ شریعت روئے احمد سے مجھے
اور دکھا نور حقیقت خوئے احمد سے مجھے

۱۷ صفر ۸۷۲ھ	شیخ احمد عارف صاحب عطا کے واسطے	ردولی

لطف فرما فیض ہمت قلب پر باقی مرے
چمکے جو نور شریعت قلب پر باقی مرے

کھولدے راہ طریقت قلب پر باقی مرے
کر تجلی حقیقت قلب پر باقی مرے

۱۵ر جمادی الثانی ۸۳۷ھ	احمد عبد الحق شاہ ملک بقا کے واسطے	ردولی

چاہیئے جاہ و حشم درکار ہے کب ملک و مال
خواہش علم و ادب ہے نہ طلب فضل و کمال

دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال
ایک ذرہ درد کا یا حق میرے دل میں تو ڈال

۱۰ر ذی قعدہ یا ۱۳ر ربیع الاول ۷۶۵ھ	شاہ جلال الدین کبیر الاولیا کے واسطے	پانی پت

چھپ رہا ہے دیدۂ حیراں سے میرا شمس الدین
کر دے روشن شعلۂ ایماں سے میرا شمس دین

ہے مکدر ظلمت عصیاں سے میرا شمس دین
کر منور نور سے عرفاں کے میرا شمس دین

۹ر شعبان یا ۱۰ر جمادی الثانی ۷۱۶ھ	شیخ شمس الدین ترک ہانسیا کے واسطے	پانی پت

ظاہر و باطن میں کھل جا عشق کی ایسی بہار
دل رہے پُر درد اور آنکھیں سدا ہوں اشکبار

اے میرے اللہ رکھ ہر وقت ہر لیل و نہار
عشق میں اپنے مجھ بے صبر و بیتاب و قرار

۱۲ر ربیع الاول ۶۹۰ھ	شیخ علاؤ الدین صابر بارضا کے واسطے	پیران کلیر شریف

وہ ملاحت دے کہ میں قربان ہوں سو جان سے
دے ملاحت مجھ کو حق تمکینیٔ ایمان سے

اور حلاوت بخش گنج شکر عرفان ..... سے
وہ حلاوت ہو کہ دوں سو جان بھی آسان سے

۵ر محرم ۶۶۸ یا ۶۷۰ یا ۶۷۱ھ	شہ فرید الدین شکر گنج بقا کے واسطے	پاک پٹن شریف

تیغ الفت سے تمہاری عام ہیں گھر گھر شہید
ہے کوئی اصغر شہید اور ہے کوئی اکبر شہید

عشق کی راہ میں ہوئے جوں اولیاء اکثر شہید
خنجر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید

۱۴ یا ۱۴ر ربیع الاول ۶۳۳ھ	خواجہ قطب الدین مقبول ولا کے واسطے	دہلی

لطف کر عاجز ہوں اور بیدست و پا اندوہگین
دشمن دنیا و دیں ہیں یہ مرے کیسے لعیں

بے ترے ہیں نفس و شیطاں در پئے ایماں دیں
جلد ہو آکر مرا یارب مدد گار و معیں

۶ر رجب ۶۳۲ھ اس میں اختلاف ہے	شہ معین الدین حبیب کبریا کے واسطے	اجمیر شریف

خاص بندوں پر ہے تیرا آہ کیا کیا لطف عام
کر عطا اُن کی بدولت جرعہ من کاس الکرام

یا الٰہی بخش ایسا بے خودی کا مجھکو جام
جس سے اُٹھے پردۂ شرم و حیا و ننگ و نام

۵ شوال المکرم ۵۹۷ یا ۵۶۷ یا ۷۳۳ھ	خواجۂ عثمان با شرم و حیا کے واسطے	مکہ معظمہ متصل مکان شریف

خنجر غم سے مرا یوں کر دے بس سینہ فگار
زندگی تو موت ہو اور موت ہو مجھ کو بہار

دُور کر مجھ سے غم موت و حیات مستعار
زندہ کر ذکر شریف حق سے دل اے کردگار

شاہ شریف زندنی با اتقا کے واسطے

آتش دل ہو دے ہر ہر ذرہ سے میرے نمود
ہو سراسر درد غم سوز الم میرا وجود

آتش شوق اس قدر دل میں مرے بھر آوے دود
ہر بُن مو سے مرے نکلے تری الفت کا دود

۵۶۷ھ یا ۵۲۷ھ	خواجہ مودودِ چشتی پارسا کے واسطے	چشت

میں رہوں کب تک غم دوری سے تیرے یوں نڈھال
لطف کر اور لطف سے اپنے ذرا مجھ کو سنبھال

رحم کر مجھ پر تو تو اب چاہ ضلالت سے نکال
بخش عشق و معرفت کا مجھکو یارب مال دال

یکم جمادی الاول ۸۴۰ھ	شاہ بو یوسف شہ شاہ و گدا کے واسطے	چشت

کر منور یا خدا روئے محمد سے مجھے
شیفتہ کر سلسلہ موئے محمد سے مجھے

مست اور بیخود بنا بوئے محمد سے مجھے
محترم کر خوار ئے کوئے محمد سے مجھے

۴ ربیع الاول ۸۴۰ھ	بو محمد محترم شاہ علا کے واسطے	

فکر میں ہے نفس و شیطان اپنی اپنی گھات سے
مجھ کو بچنے کی توقع کیا ہے ان آفات سے

صدقہ احمد کا یہ ہے امید تیری ذات سے
کہ بدل کر دے مرے عصیاں کو حسنات سے

۳۵۵ھ	احمد ابدال چشتی با سخا کے واسطے	چشت

کب تلک حیران ہوں کب تک رہوں زار و نزار
کب تلک دل چاک ہوں کب تک گریباں تا تار

حد سے گذرا رنج و فرقت ابتوائے پروردگار
کر مرے شام خزاں کو وصل سے روز بہار

۱۴ ربیع الاول یا آخر ۳۲۹ھ	شیخ ابو اسحاق شامی خوش ادا کے واسطے	مکہ از بلاد شام

ایک نظر سے اس دل ویراں کو تو آباد کر
اس خرابہ کو تغافل سے نہ یوں برباد کر

شادی و غم سے دو عالم کے مجھے آزاد کر
اپنے درد و غم سے یارب دل کو میرے شاد کر

۱۴ محرم الحرام ۲۹۹ھ | خواجۂ ممشاد علوی بو العلا کے واسطے

ہو گئی فرقت میں میری عمر ہی ساری بسر | ڈھونڈھتا کتنا پھرا میں کو بکو اور در بدر
ہے میرے تو پاس ہر دم لیک میں اندھا ہوں پر | بخش دے نور بصیرت جس سے تو آوے نظر

۳۵

۷ شوال ۲۷۵ھ | بو ہبیرہ شاہ بصری پیشوا نکے واسطے | بصری

درد و غم نے عشق کے گھیرا ہے آ بیڈھب مجھے | اپنے بیگانہ کی پروا اب رہی ہے کب مجھے
عیش و عشرت سے دو عالم کی نہیں مطلب مجھے | چشم گریاں سینہ بریاں کر عطا یارب مجھے

۱۴ یا ۲۴ شوال المکرم ۲۵۲ھ | شیخ حذیفہ مرعشی شاہِ صفا کے واسطے | بصرہ نزد بعض

کچھ نہیں پرواہ بھلائی یا برائی کی مجھے | زہد کی خواہش طلب نے پارسائی کی مجھے
نے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھے | بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے

یکم شوال ۲۶۵ھ یا ۲۶۶ھ | شیخ ابراہیم ادھم بادشاہ کے واسطے | دمشام علے الاصح

ان بلاؤں سے ہو یارب کس طرح مجھ کو اماں | گھیرتے ہیں ہر طرف سے آ کے لے تیر و سناں
راہزن میرے ہیں دو قزاق ہا گرز گراں | تو پہنچ فریاد کو میری کہیں اے مستعان

محرم الحرام ۱۷۷ھ | شہ فضیل ابن عیاض اہل دُعا کے واسطے | مکہ معظمہ

اپنی خواہش کو کروں کیا عرض میں تیری حضور | میں نہیں لائق کسی صورت سراپا ہوں قصور
کر مرے دل سے تو اے واحد دوئی کا حرف دور | دل میں اور آنکھوں میں بھر دے سر بسر وحدت کا نور

۲۷ صفر ۱۷۶ھ یا ۱۷۸ھ | خواجہ عبد الواحد بن زید شاہ کے واسطے | بصرہ

ڈالدے میرے گلے میں اپنی الفت کی رسن | کھو پریشانی مری اے واقف سرد علن
کر عنایت مجھ کو توفیق حسن اے ذو المنن | تا کہ ہوں سب کار میرے تیری رحمت سے حسن

یکم رجب المرجب یا ۴ محرم ۱۱۰ھ اسمیں اختلاف بہت ہے | شیخ حسن بصری امام اولیاء کے واسطے | بصرہ

کر عطا ظاہر میں آثار شریعت میرے اب | کر عطا باطن میں اسرار طریقت میرے اب
دُور کر دل سے حجاب جہل و غفلت میرے اب | کھولدے دل میں در علم حقیقت میرے اب

۱۲ رمضان سنہ ۴۰ھ | ہادیٔ عالم علے مشکل کشا کے واسطے | نجف اشرف غالباً

شوق ہے اس بینوا کو آپ کے دیدار سے
کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل و گلزار سے

ہو عنایت کیا عجب ہے آپ کی سرکار سے
کر مشرف مجھ کو تو دیدار پُر انوار سے

یوم دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۲ھ | سرورِ عالم محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے واسطے | مدینہ طیبہ زاد اللہ تعالیٰ نورہا

دربدر کتنا پھرا دیکھا نہ کچھ مطلب حصول
آپڑا در پہ ترے میں ہر طرف سے ہو ملول

ہر طرف سے ہو کے مایوس اب ہا امید وصول
کر لو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول

یا الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے

عشق اپنا بھر دے اس میرے دلِ افگار میں
ان بزرگوں کے تئیں یارب غرض ہر کار میں

کیا کمی ہو جائے گی اس سے تیری سرکار میں
کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں

مجھ ذلیل و خوار مسکین و گدا کے واسطے

کر لگاہ لطف کا منظور وحدت سے مجھے
اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے

سو خرابی میں ہوں کر معمور وحدت سے مجھے
کر دوئی کو دور کر پُر نور وحدت سے مجھے

تا ں ہوں سب میرے عمل خالص رضا کے واسطے

شمع روئے یار کا کر دے تو پروانہ مجھے
کر دیا اس عقل نے بے عقل و دیوانہ مجھے

آشنا اپنے سے بیگانہ سے بیگانہ مجھے
کر ذرا اس ہوش سے بیہوش مستانہ مجھے

یا حق اپنے عاشقان باوفا کے واسطے

آپ کو دیکھوں تو مایوسی ہے آہ آہ
کشمکش سے ناامیدی کی ہوا ہوں میں تباہ

بن ترے الطاف کے کب ہو سکے میرا نباہ
دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنے نگاہ

یارب اپنے رحم و احسان و عطا کے واسطے

کیا کروں میں عرض جو گذرے ہے مجھ پر رنج و غم
چرخ عصیاں سر پہ ہے زیر قدم بحر الم

دل ہے بریاں سینہ سوزاں چاک داماں چشم نم
چار سُو ہے فوج غم کر جلد اب بہر کرم

کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

ہے غرور حسن کیا کیا شاہدوں کے واسطے
اور بھرد ساعجز کا ہے ساجدوں کے واسطے
ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے
اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کے واسطے
ہے عصائے آہ مجھ بیدست پا کے واسطے

نے تو میں آرام چاہوں اور نہ میں رنج و تعب
اور نہ کچھ دولت کی صورت اور نہ عزت کا سبب
نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب
نہ عبادت نے زہد نے خواہش علم و ادب
درد دل پر چاہیئے مجھ کو خدا کے واسطے

زندگی کے لطف اور کیا کیا زمانہ کی بہار
علم و فضل و عزت و جاہ و حشم بھی بے کنار
عقل و ہوش و فکر اور نعمائے دنیا بے شمار
کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کے واسطے

بات کیا اپنی کہوں اس خاطر افگار کی
کچھ نہ کام آئی میری کوشش دل بیمار کی
گرچہ عالم میں الٰہی میں سعی بسیار کی
پر نہ کچھ تحفہ لا لائق ترے دربار کی
جان و تن لایا دے تجھ پر فدا کے واسطے

حال میری جان و تن کا تجھ پہ کب مستور ہے
ہے دل صد چاک جو سرتا بپا بے نور ہے
گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابل منظور ہے
پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے
کشتگان تیغ تسلیم و رضا کے واسطے

گرچہ بر پا شور ہے میرے دل بیداد کا
سننے والا کون ہے تجھ بن مگر فریاد کا
حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا
کر مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا
اپنے لطف اور رحمت بے انتہا کے واسطے

بے کسوں نے جود پر تیرے ٹھکانا کر لیا
فضل پر تیرے سہارا عاجزوں نے کر لیا
جس نے یہ شجرہ دیا ہے جس نے یہ شجرہ لیا
جس نے یہ شجرہ پڑھا یا جس نے اس کو سن لیا
بخش دیجیے سب کو ان اہل صفا کے واسطے

مختصر سیرت حضرت مخدوم الاولیاء شیخ جوہر موج دریا رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ المشائخ شیخ جوہر موج دریا رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ نسب میں خلیفہ ثانی امیر المومنین سیدنا حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے تعلق رکھتے ہیں آپ کا خاندان ۵۰۰ھ کے لگ بھگ ہندوستان میں بسلسلۂ تبلیغ و اشاعت علم دین وارد ہوا۔ اور تمام عمر اسی مبارک کام میں خرچ ہوئی۔ بہت لوگ آپ کے دست مبارک پر اسلام لائے اور بہت سے اہل ارادت کو مسند ارشاد پر بٹھایا۔ حتیٰ کہ خلق خدا آپ کو باعث رحمت ہونے کے (موج دریا) کے نام سے یاد کرنے لگی۔

آپ کا مستقل قیام جھنگ اور دریائے چناب کے نزدیک ایک جنگل میں رہا اور اس علاقہ کی ظلمت و گمراہیوں کو آپ نے دین کے نور سے صاف فرمایا۔ آپ کی ہمعصر بڑی جلیل القدر ہستیاں تھیں۔ حضرت شیخ بہاؤ الحق زکریا رحمۃ اللہ علیہ ملتانی اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ نے اپنی مختصر مگر مصروف زندگی میں اپنے فرائض دینی و دنیوی کو بدرجہ اتم پورا فرمایا۔ آپ کی اولاد میں صرف ایک فرزند تھا جس کا نام حضرت علی کُلتار شاہ تھا۔ آپ نے علم دین حضرت شیخ ہی سے حاصل کیا اور حضور ہی کے زیر سایہ تربیت پائی۔ آپ کی زندگی مجاہدات و ریاضیات کا مجموعہ تھی۔ آپ کے ایک ہی صاحبزادہ تھے جن کا اسم شریف مخدوم شاہ نور محمد تھا۔ آپ کو سیاحی زندگی سے انتہائی دلچسپی تھی۔ اکثر ملتان شریف حضرت بہاؤ الحق ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر تشریف لے جایا کرتے تھے زہد و تقویٰ آپ کو انتہائی محبوب تھا۔ جب کسی صاحب کمال کا تذکرہ سن پاتے تو ضرور اس کی ملاقات کو جاتے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے بڑے مداح تھے۔ اکثر خطاب میں لوگوں سے فرماتے کہ ہمارے فاروقی خاندان نے ہندوستان میں تبلیغ اسلام میں بڑی کوششیں کی ہیں۔ حضرت امام ربانیؒ کا ہر قول و فعل سنت کے سانچے میں ڈھلا ہوا ملتا ہے۔ آپ کے دو صاحبزادہ تھے ایک کا نام رئیس الفقہا قدوہ الاذکیاء حضرت شاہ مقصود محمد رحمۃ اللہ علیہ

تھا آپ منقول و معقول کے زبردست عالم سلوک و تصوف کے ہادی تھے۔ دوسرے صاحبزادہ کا اسم گرامی عارف کامل حضرت شاہ قائم الدین تھا۔ دونوں حضرات نے باہمی متفقہ کوششوں سے علم و معرفت کے دریا بہادیئے۔ حضرت دادا پیرؒ کی جامع مسجد میں اپنا درس قائم کیا۔ جس سے دور دور کے تشنگان علم کو سیرابی حاصل ہوئی۔ دونوں حضرات کے خلفاء کی کثیر تعداد ہوئی اور اپنی زندگی کو قرآن و حدیث کا نمونہ بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ آپ کے لخت جگر شیخ کبیر تھے۔ آپ کی زندگی زہد و تقویٰ کی تصویر تھی قائم اللیل و صائم الدہر تھے۔ ورد و ظائف سے آپ کو والہانہ شغف تھا آپ کے خلف الرشید کا اسم گرامی ثانی علی کلتار شاہ تھا۔ آپ واصل باللہ تھے ہر وقت خدا کی یاد میں محو رہتے تھے۔ آپ کے تین صاحبزادے تھے۔ حضرت محمد ناصر الدین شاہؒ حضرت محمد جعفر شاہؒ اور محمد الیاس شاہؒ حضرت کے فرزند اکبر حضرت محمد ناصر الدین شاہ علم کا منبع و مرجع علماء و صوفیا تھا آپ کی زندگی مجاہدات و ریاضات سے پُر تھی۔ آپ کو خداوند تعالیٰ نے تین فرزند کامل عطا فرمائے مخدوم الاولیاء قدوۃ الاذکیاء حضرت شہدن شاہ صاحبؒ حضرت قلندر شاہ صاحبؒ۔ اللہ دوایا صاحبؒ۔

حضرت شہدن شاہ صاحبؒ نے مختلف مقامات سے علم ظاہری و باطنی حاصل فرمایا اور صحیح معنوں میں اولیاء اللہ کہلائے آپ کے دست مبارک پر متعدد بار کرامات کا ظہور ہوا اور بہت سے غیر مسلموں کو اسلام سکھایا۔ آپ کے ہم عمر حضرات آپ کی کرامات بیان کرتے کرتے تھک جاتے ہیں۔ لیکن آپ کے اوصاف حمیدہ و کرامات ختم نہیں ہونے پاتیں۔ ان کرامات کا ظہور آج کل بھی ہوتا رہتا ہے۔ واعظ الاسلام سید محمود شاہ صاحبؒ ہزاروی سے آپ نے بیعت کا شرف حاصل کیا آپ کا سلسلہ شریف قادریہ عالیہ تھا۔ آپ کے پانچ صاحبزادے تھے۔ چار تو صغیر سنی میں ہی واصل باللہ ہوئے پانچویں فرزند ارجمند فخر قوم حضرت مخدوم صالح محمد شاہ صاحب حیات ہیں۔ جن کا شب و روز زہد و تقویٰ میں گذرتا ہے۔ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ان کا مرشد عمل ہے ہر وقت اللہ کی تسبیح کا قلب و زبان میں ورد جاری ہے ہر وقت حضور علیہ السلام کی محبت

میں محو رہتے ہیں۔ خلق خدا کو ہر وقت وحدانیت کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ متعلقین کو صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت فرماتے ہیں گویا آپ ہدایت کے چراغ ہیں آپ کی ذات والا صفات قابل صد فخر ہے تمام قوم بلکہ مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد قائم کرنا آپ کے معمول میں داخل ہے آپ کی نسبت بیعت واعظ الاسلام قبلہ سید احمد علی شاہ صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور آپ کا سلسلہ قادریہ ہے۔ آپ کے پانچ صاحبزادے تھے دو کا انتقال صغیر سن میں ہوا اُن کے اسماء گرامی زاہد محمد شاہ اور غلام مرتضیٰ شاہ تھا۔ غلام مصطفےٰ شاہ اور صاحبزادہ احمد علی شاہ سن بلوغت میں فوت ہوئے اور پانچواں ناچیز ہے میرا نام عارف علی ہے۔

خدا کے نیک و مقبول بندوں کا اثر۔ آج بھی آپ کی اولاد میں پایا جاتا ہے علم کا دریا اب بھی قدیمی جامع مسجد میں جاری ہے جہاں سے دور و نزدیک غرضیکہ ہر مقام کے لوگ آکر فیض حاصل کرتے ہیں آپ کی اولاد میں حافظ و حاجی کثیر ہیں تقوی و زہد اور درویشانہ سادگی ان کی زندگی کا روزانہ معمول ہے خلق خدا کی اصلاح کے لئے بجائے میلے ٹھیلوں کے اکثر اوقات دینی جلسے منعقد ہوتے رہتے ہیں دربار شریف میں کتب خانے بھی ہیں جس سے عوام الناس فائدہ اٹھاتے ہیں دنیا میں کئے فرقے بنے۔ لیکن الحمد اللہ عقائد اہل السنت والجماعۃ نہ بدلے غرضیکہ ان کی زندگی شرعی ہے اور الحمد اللہ اس فاروقی خاندان پر قرآن و سنت کا رنگ چڑھا ہوا ہے۔ پیر گھرانوں میں پردے وغیرہ کا خاص اہتمام ہے ورد وظائف ذکر الٰہی تلاوت قرآن مجید کا ذوق و شوق پایا جاتا ہے۔ مساجد کی کثرت ہے اور اکثریت کے باوجود آباد و نمازیوں سے بھری رہتی ہیں ختم قرآن وغیرہ اکثر ہوتے رہتے ہیں ایک عیدگاہ و جنازگاہ بھی ہے جو وہاں کے رہنے والوں کی دینی زندگی کی شاہد ہے غرضیکہ باعمل زندگی اگر کہیں ملتی ہے تو یہاں رمضان شریف میں ہزاروں لوگ حصول برکات و اعتکاف کے لئے دربار شریف میں آتے ہیں اور اپنے مقاصد میں کامیاب پھرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس خاندان کو کاملین حضرات کی صحبت نصیب فرمائے اور اُن کے ذریعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمال کا ظہور ان میں بھی ہو۔ اور یہ فیض کے

چشمے تا قیامت جاری رہیں۔

وصایا جوہروی

حضرت دادا پیر مخدوم الاولیاء شیخ جوہر فاروقی موج دریا رحمۃ اللہ علیہ کی آخری وصیت جو آپ نے اپنی اولاد اور متعلقین کے لئے فرمائی وہ یہ ہے۔

(۱) اللہ عزوجل کو وحدہٗ لاشریک سمجھنا۔

(۲) شرک و بدعات سے بچتے رہنا۔

(۳) جناب سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کا پابند رہنا۔

(۴) علماء سوء اور بے دین پیروں کی صحبت سے بچ کر رہنا۔

(۵) علماء کرام و فقراء عظام کی تعظیم و تکریم کرنا۔

(۶) اگر کسی مسئلہ میں اختلاف ہو تو علماء سلف کی طرف رجوع کرنا۔

(۷) اہل السنت والجماعۃ کے سوا کوئی اور طریقہ و مذہب اختیار نہ کرنا۔

(۸) میرا روضہ نہ بنایا جائے۔

(۹) اس پہ میلاد وغیرہ منعقد نہ کیا جائے۔

(۱۰) راگ و رنگ ساز وغیرہ کی صورتیں نہ کی جائیں۔

(۱۱) میرے متعلقین کو بھنگ۔ شراب۔ چرس۔ افیون وغیرہ ہر قسم کی منشیات سے پرہیز کرنا چاہئے۔

اَللّٰھُمَّ وفقنا علیٰ عملہٖ

هٰذِهٖ شَجَرَةٌ اَصْلُهَا اَصِيْلٌ وَّفَرْعُهَا نَبِيْلٌ وَّحَامِلُهَا رَجُلٌ جَلِيْلٌ اَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يَّرْزُقَهُ الْاِسْتِقَامَةَ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِيَآءِ اُمَّتِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

شجرہ قادریہ محمودیہ صالحیہ

بفرمائش ان کثیر مریدین کے جن کا تعلق بیعت سلسلۂ عالیہ قادریہ میں جناب شیخنا ومخدومنا والد ماجد مکرمی معظمی قبلہ حضرت صالح محمد شاہ صاحب مدظلہم العالی کے ساتھ ہے ان کی آرزو کے مطابق اور صاحب ممدوح کے ارشاد کے موافق یہاں وظائف چشتیہ کے آخر میں ہذا شجرہ شریف لکھا گیا ہے۔ جن حضرات کو بلاواسطہ تعلق بیعت زبدۃ الاذکیاء تاج الاصفیاء مخدوم الاولیاء حضرت شہداں[1] شاہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے ساتھ ہے وہ قبلہ محمود[2] شاہ صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کے نیچے پڑھا کریں آگے اشعار میں تصرف نہ کریں۔

رحم کر یارب محمد مصطفےٰ کے واسطے	خواجۂ ہر دو جہاں خیر الوریٰ کے واسطے
شجرۂ باغ نبوت حضرتِ خاتم وفا	شاہ علی مرتضیٰ مشکل کشا کے واسطے
خاصۂ اہل جفا کشتۂ تیرِ قضا	صاحب رضا حسین شہید کربلا کے واسطے
گلِ بستانِ نبیؐ حضرت زین العبا	زینتِ علم وعمل حسنِ صفا کے واسطے
درخشندۂ ملت نبی زبدۂ اہل صفا	باقر محمد پیر حق نورِ لقا کے واسطے

[1] بحر عصیاں میں ہوں ڈوبا اے خدائے ذوالمنن — عفو ہو تقصیر حضرت شہداںؒ شاہ قدوۃ الاذکیا کے واسطے

نمبر[1] و نمبر[2] ہر دو حضرات موصوف[1] حضور انورؒ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء اور صاحب مجاز ہیں۔ نیز نمبر[2] صاحب موصوف واعظ الاسلام سید احمد علی شاہ ہزاروی حضور انورؒ کے صاحبزادے بھی ہیں۔

قدوۂ صدق و حسن واقفِ اسرارِ حق — حضرتِ جعفر صادق امام الاصفیا کیواسطے

ماہرِ علمِ لدنّی شرعِ نبوی کے چراغ — موسیٰ کاظم با مروّت پیشوا کے واسطے

شاورِ دریاءِ معنی ثمرۂ جود و کرم — در حقِ فنا حضرت موسیٰ رضا کے واسطے

معروف کرخی شد محقق در زمین و آسمان — زہد و تقویٰ میں بیمثل صاحبِ تقیاد کیواسطے

بلبلِ باغِ صداقت ماہرِ علمِ خفی — سری سقطی صاحبِ حلم و حیا کیواسطے

رونقِ بزمِ تصوف خواجۂ ہر اصفیاء — خواجۂ جنید کامل تاج الاولیاء کے واسطے

صاحبِ تاجِ کرامت شیخ شبلی ابوبکر — خواجۂ عبدالعزیز عالی جاہ کے واسطے

ابوالفضل تمیمی کشتۂ تسلیمِ حق — ابوالفرح طرطوسئے کامل سنجا کیواسطے

کشتۂ تیغِ محبت حضرت ابوالحسن — ابوسعید المبارک پارسا کے واسطے

زیبندۂ آلِ نبی سرتاجِ جملہ اولیاء — محی الدین غوثِ اعظم مقتداء کے واسطے

سیّد عبدالرزاق وارثِ علمِ نبیؐ — شیخ شرف الدین عارف باخدا کیواسطے

گوہرِ گنجِ علم حضرتِ عبدالوہاب — سید بہاؤ الدین صاحب قبلہ گاہ کیواسطے

حضرتِ غازی شمس دینِ اولیاء — حضرتِ عالم صفا خوش لقا کے واسطے

خواجۂ شمس الدین ثانی مرجع خاص و عام — زینتِ دینِ محمد بے ریا کے واسطے

وسیلۂ دین و دنیا راہنمائے گمراہاں — عارفِ عرفانِ حق سیّد صفا کیواسطے

فیضِ طریقت صاحبِ عالی قدر — حضرتِ خواجۂ فضیل باصفا کیواسطے

خواجۂ سید کمال کعبۂ ہر بے منال — شیخ عبداللہ ولی جاہ ملتجا کیواسطے

آفتابِ عارفان تکیہ گاہِ سالکاں — شیخ احمد اولیاء باخدا کے واسطے

قبلۂ ما شیخ آدم مایۂ بے چارگاں — عبداللہ شاہ پیرِ کامل تکیہ گاہ کیواسطے

حضرتِ عبدالرحیم وارثِ جنتِ نعیم — نائبِ خیرالرسل صدق و صفا کیواسطے

مفسر و محدث شاہ ولی اللہ کشتۂ تیغِ عشق — شاہ عبدالعزیز محدث زبدۃ الاصفیا کیواسطے

مجاہد ملت سید احمد شہید رہنمائے مجاہداں	واعظ امت نبی سید محمود شاہ کے واسطے
صاحب فیض وکرم خواجۂ شیریں مقال	سید احمد علی شاہ مقرب بارگاہ کے واسطے
حاجتیں ہوں حل میری اے کریم عاجزاں	بالتصدق شاہ صلح محمد مخدوم الاولیاء کے واسطے
یتیم علی ہے مداحی خاندان قادری	بخش ہوں عصیاں باذات کبریا کے واسطے
مصائب دنیا سے بچائیو اے خدائے ذوالمنن	ہر اولیاء واصفیاء وانبیاء کے واسطے

جو حضرات قبلہ والد ماجد دامت برکاتہم سے شرف بیعت رکھتے ہیں اُن کو حضرت ممدوح کی طرف سے مندرجہ ذیل وظائف کرنے کی اجازت ہے بعد نماز فجر اکتالیس مرتبہ سورہ فاتحہ شریف اور سورہ اخلاص شریف گیارہ مرتبہ۔ ایک تسبیح درود شریف اور ایک تسبیح یا کریم پڑھا کریں بعد یا حیّ یا قیّوم یا بدیع السمٰوٰت والارض یا ذوالجلال والاکرام ط نوّر قلبی بنور معرفتک یا اللہ یا اللہ یا اللہ اکتالیس مرتبہ پڑھیں **بعد نماز ظہر**۔ اوّل گیارہ مرتبہ درود شریف بعد لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین ط ایک تسبیح۔ **بعد نماز عصر** کلمہ تمجید کی ایک تسبیح پڑھیں **بعد نماز مغرب** اللّٰھمّ اجرنی من النار ط ایک تسبیح پڑھیں۔ **بعد نماز عشاء** ایک تسبیح درود شریف بعد ایک تسبیح استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ط بعد اللہ الصمد ایک تسبیح بعد کلمہ طیب ایک تسبیح۔ **بعد نماز تہجد** درود شریف ایک تسبیح کلمہ طیب ایک تسبیح اُفوّض امری الی اللہ ط ان اللہ بصیر بالعباد ط ایک تسبیح حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایک تسبیح ان اللہ علی کل شیئ حفیظ ہ ایک تسبیح اور رب ھب لی حکما والحقنی بالصٰلحین ڈ اکتالیس مرتبہ پڑھا کریں۔ جن لوگوں کو اولاد کی مایوسی اور آنکھوں کی بینائی کمزور ہو، یا میاں بیوی میں ناچاکی ہو۔ تقویٰ اور پرہیزگاری کی تمنا ہو اُن کو حضرت مدظلہ کی طرف سے عمل ذیل کرنیکی اجازت ہے۔ ہمیشہ ہر نماز میں خواہ فرض یا واجب یا سُنن یا نوافل ہوں آخری قعدہ میں درود ابراہیمی اور دُعا رب اجعلنی کے بعد اس آیت مبارک ربنا ھب لنا من ازواجنا وذرّیٰتنا قرّۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما ط کو ایک مرتبہ پڑھے انشاء اللہ العزیز مرادیں پوری ہوں گی۔

خادم الاسلام محمد عارف علی غفرلہٗ چشتی صابری حسینی۔

فضیلت علم

حدیث شریف میں ہے۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ یعنی علم کا سیکھنا اس کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ خواہ عورت ہو یا مرد۔ دنیا کی کوئی چیز بغیر علم کے حاصل نہیں ہو سکتی تو دین کی بھلائی بغیر شریعت کے سیکھے ہوئے کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ افسوس یہ ہے کہ اس زمانے میں اکثر لوگ قرآن و حدیث و فقہ سے بے خبر ہیں۔ نہ خود سیکھتے ہیں۔ اور نہ کسی بتانے والے سے سنتے ہیں۔ باوجودیکہ حدیث میں جناب رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ جل شانہٗ اور اُس کے ملائکہ اور آسمان زمین پر رہنے والی چیزیں حتّٰی کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی سمندر میں دین کی تعلیم دینے والوں کے لئے دُعائے خیر کرتی ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے جو شخص دین کا علم حاصل کرنے کے لئے اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو خدائے تعالیٰ اس کو جنت کے راستے پر لے جاتا ہے اور فرشتے اپنے پَر اُس کی تعظیم کے لئے زمین پر بچھاتے ہیں۔ اور حدیث میں فرمایا جناب رسول مقبول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ میں علم بانٹنے والا ہوں اور اللہ تعالےٰ دینے والا ہے۔ ایک اور حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد منقطع نہیں ہوتا اوّل صدقہ جاریہ یعنی کنواں مدرسہ دینی اور اُس کے لئے کتابیں خرید کر وقف کرنا۔ اور مسجد بنانا وغیرہ دوسرا علم دین کہ لوگ اس سے فائدہ اُٹھائیں اور وہ خود اس پر عمل کرے تیسرے نیک فرزند یعنی عالم دین جو زندوں کو نفع پہنچائے اور اپنے مُردہ رشتہ داروں کے لئے دُعائے خیر کرے ایک اور حدیث میں فرمایا جناب رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت ایک ادنیٰ صحابی پر اس قسم کی اور بہت سی حدیثیں ہیں۔ جن سے علم دین کی فضیلت اور اُس کے پڑھنے والوں کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔

میرے عزیز بھائی بہنو! اگر تم آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو علم دین خود بھی حاصل کرو

اور اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے لئے وقف کرو اور سیکھنے والوں کی پوری پوری امداد کرو۔ آخر میں علم دین کے سیکھنے والے طلباء کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ علم دین کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سیکھیں ریاکار خود غرض علماء سوء کی طرح اپنی زندگی کو برباد نہ کریں۔ اور نہ باہمی حسد اور بغض کی وجہ سے ایک دوسرے کا گلہ کریں اور نہ غیبت جیسے گناہ عظیم کے مرتکب ہوں عالم کا یہ کام ہے کہ وہ گمراہوں کو راہ راست پر لائے اور کافروں کو مسلمان بنائے۔ نہ یہ کہ مسلمانوں کو کافر کافر کہے اور اسلام کو غیروں کی نظروں میں ذلیل و خوار کرے اگر کسی مسئلے میں رائے کا اختلاف ہو تو اس کے فیصلے کے لئے قرآن و حدیث اور فقہ کی طرف رجوع کرے اور علماء سلف کی پیروی کو اپنا شعار بنائے اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

آخر میں جملہ ناظرین سے التجا ہے کہ ناچیز حقیر پر تقصیر کے لئے حسن عمل اور مغفرت کی حق تعالیٰ سے دعا کریں اللہ تبارک و تعالیٰ تصنع اور ریاکاری سے بچائے اور صحیح معنوں میں مسلمان بنائے۔ زندگی اسلام پر رکھے اور خاتمہ ایمان پر کرے استقامت بخشے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اَللّٰھُمَّ اٰمین ثم اٰمین یارب العٰلمین۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

عشق احمد مصطفےٰ اے دل جسے حاصل نہیں — لاکھ مومن ہو مگر ایمان میں کامل نہیں

بے عمل کوئی عبادت ہو نہیں سکتی قبول — آدمی کو پار کر دے گا فقیہہ کا اک اُصول

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی — نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

احقر الخلائق صاحبزادہ محمد عارف علی شاہ چشتی صابری حسینی خلف الرشید رئیس الاتقیا حضرت صالح محمد شاہ صاحب۔ مدظلہ العالی فاروقی النسب حنفی المذہب سجادہ نشین عالی دربار حضرت شیخ جوہر موج دریا رحمۃ اللہ علیہ۔ (مغربی پاکستان۔ ضلع جھنگ)

۵۱ فقیر سے مراد جو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عبادت میں مشغول رہتا ہو اس کے حبیب علیہ السلام کی اتباع کرتا ہو اور بدعات سے بچتا ہو۔

اِستفتاء

(۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں بعض بے عمل پیر اپنے مرید اور مریدنیوں کے گلے میں رنگ برنگ کے منکے ڈلوا کر پاؤں میں گھنگرو بندھوا دیتے ہیں اور پھر مرید اور مریدنیاں اپنے پیر کے سامنے ناچتے اور دھمال کھیلتے ہیں اور عام طور پر ایسے لوگ ستر پر پردہ لنگوٹی باندھے پھرتے ہیں اور سر پر بودی رکھتے ہیں۔ اور خلاف شرع نعرے لگاتے ہیں اور پیر صاحبان جب کہیں درگاہ پر تشریف لے جاتے ہیں تو وہاں کنجریاں اور نٹ اور تماشہ کرنے والے ناچتے اور کھیل تماشے دکھلاتے ہیں۔ پیر صاحبان خوشی سے تماشوں کو دیکھتے ہیں۔ اور منع نہیں کرتے بعض وقت کنجریاں بھی اُن کی مرید ہو جاتی ہیں۔ مگر مرید ہونے کے بعد بھی وہ ویسی کے ویسی کنجریاں پیشہ دار بنی رہتی ہیں۔ اور گانا بجانا نہیں چھوڑتیں ایسے پیروں اور مریدوں کے حق میں شرعاً کیا حکم ہے بینوا توجروا۔

نمبر (۲) بعض سید صاحبان محض سید ہونے کی وجہ سے پیر بنے ہوئے ہیں اور لوگوں کو مرید کرتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ خود اُن کے حالات یہ ہیں کہ ڈاڑھی مُنڈھواتے تھیٹر سینماؤں میں جاتے تاش کھیلتے بازی لگاتے باجے بجواتے اپنے آپ کو اور قبروں کو سجدے کراتے ہیں۔ بے نکاحی کنجریاں اور دوسری عورتیں رکھتے ہیں۔ اپنی تصویریں کھینچوا کر مریدوں کو دیتے ہیں بعض پیر صاحبان مجلس کرتے وقت خانقاہوں پر میلے منعقد کراتے ہیں۔ جس میں عورت مرد اکٹھے ہو کر بہت سے خلاف شرع کام کرتے ہیں اور مریدوں سے اُلٹی چارپائیاں بچھواتے ہیں اور آپ سیدھی چارپائیاں بچھا کر اُونچے ہو بیٹھتے ہیں۔ بعض موقع پر پیر صاحبان بھنگ افیون چرس استعمال کرتے ہیں عورتوں سے معانقہ اور اپنے پاؤں دبواتے ہیں۔ یعنی خلوت نشینی میں عورتوں سے موٹھی چاپی بھروا لیتے ہیں۔ یعنی پیر نوشاہی قادری کہلوا کر نماز روزہ کے قریب نہیں جاتے اور کہتے ہیں وظیفہ پاس انفاس ہماری دائمی اور باطنی نماز ہے بعض سید صاحب سادات کا فخر کر کے لوگوں کو بہکاتے ہیں کہ تم لوگ سید کو چھوڑ کر اُمتی لوگوں کے مرید نہیں ہو سکتے ہو خواہ سید کیسا ہی ہو پھر بھی اُمت میں سے بہتر ہے کیا یہ صحیح ہے۔ ایسے پیروں کا مُرید ہونا چاہیئے۔ شرعاً کیا حکم ہے جملہ دریافت امور کے متعلق بزرگان دین اور شیوخ طریقت کا عمل اور فقہائے اُمت کی تحقیق کے ساتھ جواب مرحمت فرمائیں بینوا و توجروا۔

خادم الاسلام احقر الانام محمد عارف علی غفرلہٗ کان اللہ لہٗ

علمائے بریلی کے فتاوے

فتویٰ نمبر ۱ از جناب مفتی ابوالحسنات حضرت مولانا سید محمد احمد صاحب خطیب جامع مسجد وزیر خاں امیر حزب الاحناف لاہور

الجواب۔ خلاف پیمبر کسے راہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔ سعدی علیہ الرحمت کا فتویٰ ہے اور اُن مردوں پر حضور علیہ الصلوٰۃ نے لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی صورت بنائیں اور گھنگرو وغیرہ پہن کر دھمال کھیلنا یہ محض لہو و لعب ہے ایسے پیروں کی صحبت سخت مضر ایمان و اعمال ہے۔ جو کنجری بعد بیعت بھی کنجری رہے وہ سخت گنہگار اور وہ پیر جو کنجری کو بیعت کرے کنجری سے توبۃ النصوح نہ کرائے وہ بھی سخت گنہگار ہے۔ ایسے پیر اور ایسے مرید دونوں گمراہ ہیں۔ فیضلّون ویضلّون ہے کے مصداق ہیں۔ ایسے پیروں سے بیعت ہونا فضول بلکہ حرام ہے۔ اور ایسے مریدوں کا ایسے پیر کے ہاتھ پر توبہ کرنا لغو محض ہے۔ بلکہ حرام و معصیت ہے۔ اللہ مسلمانوں کو توفیق قبول ہدایت عطا فرمائے شرعاً احکام شرعیہ کا اتباع ہر سید غیر سید سب پر واجب

ہے اور بغیر اتباع شرع کوئی طریقت کی راہ پر مستقیم نہیں مانا جا سکتا۔ ذکر اذکار کے علاوہ جو محض نمائش کے لئے اچھلنا کودنا جہالت آمیز حرکات کرنا ہوتی ہے یہ سب باتیں شرعاً ناروا اور لغو ہیں ان سے بچنا ضروری ہے۔ جبکہ حضور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصویر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو دیوار ہائے کعبۃ اللہ سے مٹوا دیا۔ اور جب تک وہ مٹا دی گئی حضور داخل بیت اللہ نہ ہوئے۔ تو جب ایک پیغمبر کی تصویر کو جو خلیل اللہ ہیں اُسے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم ناجائز فرمائیں۔ تو کسی پیر و مرشد کی تصویر رکھنا جہالت اور بد مذہبی نہیں تو کیا ہے علاوہ ازیں سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے جاندار کی تصویر کو گھر میں رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ اور ارشاد ہوا۔ لا تدخل الملئکۃ بیتاً فیہ کلبٌ او تصاویر سجدہ خواہ قبر کا ہو یا پیر و مرشد کا شرعاً حرام ہے اور اس کی مفصل بحث الزبدۃ الذکیہ مصنفہ امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ میں ملاحظہ ہو۔ میلوں ٹھیلوں میں اجتماع عورتوں کی شرکت خالص بیحیائی اور حرام ہے۔ پیر مثل غیر محرم کے ہے اور غیر محرم کے پاس بیٹھنا جبکہ ممنوع ہے تو یاؤں دبوانا تو بطریق اولیٰ حرام ہے۔ پیر اگر تارک صوم صلوٰۃ اور افعال ذمیمہ مثل ناچ گانے جیسے افعال کا مرتکب ہے تو شرعاً فاسق ہے اور اس کی بیعت فسق و فجور کے متابعت ہے ۔ ۔ ۔

مرتکب ہوزانی اور ریش بریدہ تارک صوم وصلوٰۃ ہو اگرچہ مدعی سادت و قادریت و چشتیت ہو اس کی بیعت ناجائز اور ایسے کو پیر بنانا حرام ہے۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لی تھی بلکہ بیعت و خلافت کا اعلان بھی فرمادیا تھا۔ نشان مہر دار الافتاء۔ مرکزی حزب الاحناف ہند لاہور

فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد عفی عنہ ناظم حزب الاحناف ہند لاہور

جواب باصواب من اجاب صحیح ہے بیعت حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واضح طور پر ثابت ہے ابوالحسنات سید محمد احمد قادری خطیب مسجد دیر خاں لاہور۔ کتاب فضل الصحابہ میں ہے ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان اشد الصحابۃ قولا فی امامۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واللہ اعلم سبحانہ اعلم بلکہ حضرت عمر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھوں پر آپ کا بیعت فرمانا بھی معتبر کتابوں سے ثابت ہے وَمَن یتبع غیر سبیل المؤمنین نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصْلِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا۔ فقیر وصی احمد سہسرامی انجمن نعمانیہ ہند لاہور۔ نشان مہر انجمن نعمانیہ ہند لاہور ۲۷ر فروری ۱۹۴۴ء

الجواب صحیح حضرت شیخ الجامعہ العباسیہ مولانا غلام محمد (صاحب) گھوٹوی۔ الجواب صحیح (حضرت مولانا) عبدالبخش صاحب) خطیب جامع مسجد راولپنڈی۔ الجواب صحیح (حضرت صاحبزادہ بلند اقبال) فقیر محمد حسین شاہ دار العلوم نقشبندیہ مجددیہ علی پور سیداں مورخہ ۸/۶/۶۴ ہجری

علماء دیوبند کا فتاویٰ

فقیہ زمان محقق علماء تاج الفضلاء اسوۃ الصلحاء حضرت مولانا محمد مسلم صاحب مدظلہ العالی استاذ اعلیٰ اشاعت العلوم جامع مسجد مفتی شہر لائل پور۔ (الجواب)

فتویٰ نمبر ۱ ترمذی شریف میں ہے فرمایا جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان گمراہ پیشواؤں کا ڈر ہے جو خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ ..... چنانچہ آج بہت سے پیر بے عمل غیر متشرع آئمہ مضلین ضلوا فاضلوا (ترمذی) کے مصداق بن کر مخلوق الٰہی کو گمراہ کر رہے ہیں اور طمع نفسانی سے لوگوں پر حق کو ظاہر نہیں کرتے ایسے لوگوں سے بیعت کرنا یا ان کو دین کا پیشوا سمجھنا حرام اور ناجائز ہے۔ ..... مولانا روم نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے شعر

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ۔۔۔ پس بھر دستے نباید داد دست

فقیر پر تقصیر (مفتی) محمد مسلم عثمانی دیوبندی لائلپور۔ جامع مسجد۔ ذالک الکتاب لا ریب فیہ۔ محمد اسحاق مالنہروی مدرسہ احیاء العلوم شہر راولپنڈی۔ الجواب حق وعلیحضرت فاضل جلیل مولانا) محمد عبدالحی (صاحب) مدرس مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی ۲ر شعبان المعظم ۱۳۶۳ھ الجواب صحیح واعلیحضرت صوفی کامل مفتی) غلام محمد صاحب پیش امام حضور قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گولڑوی۔

فتویٰ نمبر ۲ تحقیق الحق فی کلمۃ الحق مصنفہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی میں سجدہ تحیہ نہ درست و بدعت سیئہ است۔ اگر زیادہ تحقیق مطلوب ہو تو اصل کتاب کو پڑھو ۱۳۔ حضرت مولانا) عبدالحق خطیب جامع فریدیہ پاک پٹن۔ الجواب صحیح سید عبدالستار شاہ (صاحب) امام مسجد درگاہ خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ نزد دیک سمہ سٹہ ۱۳ شعبان ۱۳۶۳ھ

نقوا احضرت مولانا محمد علی صاحب مولانا احمد علی صاحب حضرت مولانا عبدالستار صاحب مولانا عبدالحق صاحب خطیب جامع فریدیہ پاک پٹن۔ جناب خطیب صاحب کے دستخط ۱۳ شعبان ۱۳۶۳ھ مولانا محمد اسحاق صاحب مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی۔ مولانا محمد عبدالحی صاحب مدرس مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی ۲ر شعبان المعظم ۱۳۶۳ھ الجواب صحیح واعلیحضرت صوفی کامل مفتی) غلام محمد صاحب پیش امام حضور قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گولڑوی۔ مولانا محمد مسلم صاحب مدظلہ العالی استاذ اعلیٰ اشاعت العلوم جامع مسجد مفتی شہر لائل پور۔ مولانا ابوالبرکات سید احمد صاحب ناظم حزب الاحناف ہند لاہور۔ مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری خطیب مسجد دیر خاں لاہور۔ مولانا وصی احمد سہسرامی انجمن نعمانیہ ہند لاہور۔ مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی۔ مولانا عبدالبخش صاحب خطیب جامع مسجد راولپنڈی۔ صاحبزادہ بلند اقبال صاحب مولانا محمد حسین شاہ دار العلوم نقشبندیہ مجددیہ علی پور سیداں۔ مولانا عبدالستار شاہ صاحب امام مسجد درگاہ خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ نزد دیک سمہ سٹہ۔ مولانا عبدالحق صاحب خطیب جامع فریدیہ پاک پٹن۔ مولانا محمد اسحاق صاحب مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی۔ مولانا عبدالحی صاحب مدرس مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی

فتویٰ نمبر۳- حضرت مولٰنا و مقتدانا سید احمد علی شاہ صاحب مدظلہ العالی دامظ الاسلام ہزاروی رفتویٰ تحریر فرماتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں آج کل کے پیر یا پیرزادے مریدوں سے سجدہ اپنے آپ کو کراتے یا عورتوں سے مٹھیاں بھراتے ہیں یا معانقہ کرتے کراتے ہیں۔ یا ڈھول وغیرہ میلوں پر بجواتے ہیں۔ ایسے پیروں سے پرہیز کرنا اور نفرت کرنی بھی منجملہ ضروریات از روئے شرع محمدی کے ہے بقولہ تعالیٰ تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔

العبد

ناچیز سید احمد غفر اللہ لہ وکان اللہ لہ متوطن ہزارہ حال مقیم ردڑے سرگ ۲۴۳

ضلع لائل پور۔ ۱۴ شعبان ۱۳۶۳ھ

تاریخ کتابِ مستطاب از محمد عبد الرشید محبوب الرقم عادل گڑھی

بعد حمدِ مالکِ ارض و سما — نعتِ حضرت سیّدِ خیر الورٰے

چھپ گیا جب یہ وظائف چشتیہ — جس نے دیکھا کہدیا صد مرحبا

صاحبزادہ محمد عارف علی شاہ — لائقِ تحسین ہیں صبح و مسا

با شریعت متّقی پرہیز گار — خادم فُقراء مطیعِ اولیاء

جنکے مولٰنا حسین احمد ہوئے — پیشوا۔ جو تھے اسیرِ مالٹا

خاصتہ ہے یہ اُنہی کا فیضِ عام — تربیت دے کر جو احساں کردیا

تا قیامت جاریہ فیض اُن کا ہو — یا الٰہی ہے تیرے در پر دُعا

صاحبزادہ ہیں بڑے کامل فقیر — صاحبِ حِلم و حیاؤ اتّقا

والدِ ماجد ہیں سجّادہ نشیں — شیخ جوہر موج دریائے خدا

بنگیا ہے مرجعِ خاص و عوام — جو ہے دربار اُس بڑی سرکار کا

یہ وظائف دوستو پڑھتے رہو — مستند اذکار ہیں اور ادعیا

ہاتفِ غیبی نے سنِّ طبع یُوں — تیرہ سو اور ستاسٹھ ہمکو کہدیا

۱۳۶۷ھ

خوشخبری

کتب خانہ صالحیہ فاروقیہ متعلقہ انجمن معارف الدین

زیر سرپرستی

رئیس قوم حضرت اقدس مخدوم **صالح محمد شاہ** صاحب مدظلہم العالی قریشی فاروقی حنفی قادری سجادہ نشین عالی دربار حضرت شیخ **جوہر موج دریا** رحمۃ اللہ علیہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان) میں ایک تبلیغی و اصلاحی فوائد کے لئے یہ کتب خانہ حسبتہً اللہ وقف ہے۔ جس میں علاوہ کتب درسی کے مختلف تفاسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، و سیرت صحابہؓ و مواعظ و کتب فتاویٰ، و کتب تصوف، اور طب کی کتابیں، ہر وقت موجود رہتی ہیں میری موجودگی میں اہل اسلام جس وقت چاہیں استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ کوئی مجبوری امور پیش نہ ہوں۔ کتابوں کے گھر پہ لیجانے کی سخت مالغت ہے۔ لیکن جتنی دیر چاہیں موسم کے لحاظ سے حلقہ کتب خانہ کے اندر یا باہر بیٹھ کر مطالعہ کا شرف حاصل کر سکتے ہیں۔ مخلصین علماء کرام و ہر لکھے پڑھے حضرات رؤساء، حکماء اور افسران وقت کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ کتابیں مانگ کر ہمیں شرمندگی کا موقع نہ دیں باشندگان دربار مذکور کی خدمت میں خصوصاً اور گردنواح کے حضرات کی خدمت میں عموماً درخواست ہے کہ فضول مجلسوں بیہودہ باتوں سے وقت بچا کر دین اسلام کی کتابوں کے مطالعہ سے شرف حاصل کیا کریں جتنے قدم چل کر آئیں گے اور جس قدر مطالعہ میں وقت صرف کریں گے دین و دنیا میں نجات حاصل کریں گے۔ حجت پوری ہو گئی پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ۔

احقر الانام خادم الاسلام مہتمم صاحبزادہ محمد عارف علی شاہ غفرلہٗ چشتی صابری حسینی عالی دربار حضرت

شیخ جوہر (موج دریاء) ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)۔